Postal Reg.No:PB/1023/2001

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم   نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 50

شمارہ: 10

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر

منیر احمد خادم

نائبین

قریشی محمد فضل اللہ

منصور احمد

شرح چندہ

سالانہ 200 روپے

بیرونی ممالک

بذریعہ ہوائی ڈاک

20 پونڈ یا 40 ڈالر

امریکن۔ بذریعہ

بحری ڈاک

10 پونڈ

12 ذوالحجہ 1421 ہجری 8 امان 1380 ہش 8 مارچ 2001ء

اخبار احمدیہ

قادیان 3 مارچ (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں الحمد للہ

کل حضور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب کو رشتہ ناطہ کے تعلق سے قول سدید سے کام لینے کی نصائح کے ساتھ قرآن و حدیث کی روشنی میں مفید ہدایات فرمائیں۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی کامل شفایابی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ و امرہ۔

...... خدا تعالیٰ نے صدہا دُعائیں میری قبول کیں ......
...... اور اتنے نشان خدا نے میری تائید میں دکھلائے کہ وہ شمار سے باہر ہیں ......
...... اور اپنی پیش گوئیوں کے مطابق ایک دنیا کو میری طرف جھکا دیا ......

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کیا کوئی ایماندار خدائے عزّ و جل کی نسبت ان افعال کو منسوب کر سکتا ہے کہ ایک شخص کو وہ دعویٰ الہام کے بعد تیس بتیس برس کی مہلت دے اور دن بدن اِس کے سلسلہ کو ترقی بخشے اور ایسے وقت میں جبکہ اس کے ساتھ ایک آدمی بھی نہیں تھا یہ بشارت اُس کو دی کہ لاکھوں انسان تیرے سلسلہ میں داخل کئے جائینگے اور کئی لاکھ روپیہ اور طرح طرح کے تحائف لوگ تجھے دینگے اور دُور دُور سے ہزار ہا لوگ تیرے پاس آئینگے یہاں تک کہ وہ راہ گھرے ہو جائینگے اور اُن میں گڑھے پڑ جائینگے جن راہوں سے وہ آئیں گے۔ تجھے چاہئے کہ اُن کی کثرت کی وجہ سے تُو تھک نہ جائے اور اُن سے بداخلاقی نہ کرے خدا تجھے تمام دنیا میں شہرت دیگا اور بڑے بڑے نشان تیرے لئے دکھلائے گا اور خدا تجھے نہیں چھوڑے گا جب تک وہ رُشد اور گمراہی میں فرق کر کے نہ دکھلاوے اور دشمن زور لگائینگے اور طرح طرح کے مکر اور فریب اور منصوبے استعمال کرینگے مگر خدا انہیں نامراد رکھے گا۔ خدا ہر ایک قدم میں تیرے ساتھ ہوگا اور ہر ایک میدان میں تجھے فتح دے گا۔ اور تیرے ہاتھ پر اپنے نُور کو پورا کریگا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ مَیں اپنی چمکار دکھلاؤں گا اور اپنی قدرت نمائی سے تجھے اُٹھاؤں گا مَیں تجھے دشمنوں کے ہر ایک حملہ سے بچاؤں گا اگرچہ لوگ تجھے نہ بچاویں۔ اگرچہ لوگ تیرے بچانے کی کچھ پروا نہ رکھیں مگر مَیں تجھے ضرور بچاؤں گا۔

یہ اُس زمانہ کے الہام ہیں جس پر تیس برس سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے اور یہ تمام الہام

باقی صفحہ (11) پر ملاحظہ فرمائیں

مشورہ ایسا دیں جیسے امانت کا بوجھ اٹھایا ہو بالکل سچا مشورہ دیں جو دل کی گہرائی سے نکلے

شوریٰ سے متعلق قیمتی نصائح

صرف ایک ہفتہ میں مسجد انگلستان کیلئے 5 ملین میں سے 3.3 ملین کے وعدے آچکے ہیں اور ان میں سے بہت سی ادائیگی ہو چکی ہے

اللہ تعالیٰ نے کیسی پیاری جماعت مسیح موعود کی قائم فرمائی ہے حیرت انگیز طور پر انہوں نے اس تحریک میں لبیک کہا ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللّٰہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 23 فروری 2001 بمقام مسجد فضل لندن

قادیان 23 فروری سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے درج ذیل آیات کریمہ کی تلاوت فرمائی اور سادہ ترجمہ بیان فرمایا فبما رحمۃ من اللہ لنت لھم ولو کنت فظا غلیظ القلب لا انفضوا من حولک فاعف عنھم واستغفر لھم وشاورھم فی الامر فاذا عزمت فتوکل علی اللہ ان اللہ یحب المتوکلین (ال عمران: ۱۶۰)

پھر فرمایا کہ اب مجلس شوریٰ کے دن آرہے ہیں پاکستان اور دنیا بھر سے متوقعہ مجلس شوریٰ کی اطلاعات مل رہی ہیں اسلئے آج کا خطبہ مجلس شوریٰ کے متعلق میں دوں گا اور سب دنیا میں جہاں جہاں مجلس شوریٰ ہو رہی ہے ان کو یہی واحد پیغام ہے اس آیت کے تعلق میں سنن ابن ماجہ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ہے کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے مشورہ طلب کرے تو اسے چاہئے کہ اسے مشورہ دے فرمایا مشورہ کس قسم کا ہونا چاہئے اس تعلق میں سنن ابن ماجہ میں ابو منصور رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا المستشار مؤتمن جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امین ہوتا ہے یا اسے امین ہونا چاہئے فرمایا مشورہ ایسا دیں جیسے امانت کا بوجھ اٹھایا ہو بالکل سچا مشورہ جو دل کی گہرائی سے نکلے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے میری طرف ایسی جھوٹی بات منسوب کی جو میں نے نہیں کی تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے اور جس سے اسکے کسی مسلمان بھائی نے کوئی مشورہ طلب کیا اور اسنے بغیر غور و خوض اور عقل استعمال کئے مشورہ دیا تو اس نے اس سے خیانت کی ہے۔ فرمایا جان بوجھ کر خیانت کی نیت سے ضروری نہیں بلکہ مشورہ میں سوچ بچار

باقی صفحہ (12) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

’’الزام ہم کو دیتے تھے...!‘‘

گزشتہ دنوں ملک کے اخبارات میں جب دیندار فرقہ کے کچھ لوگوں پر یہ الزام لگا کہ وہ ۹؍جولائی ۲۰۰۰ء کو بنگلور کے ایک چرچ میں ہونے والے بم دھماکوں میں ملوث ہیں تو ملک کے بعض اخبارات نے جن میں چند دیوبندی اخبارات کا بنیادی کردار رہا ہے یہ خبریں پھیلانی شروع کردیں کہ دیندار فرقے کا تعلق جماعت احمدیہ سے ہے اس طرح انہوں نے حسد و بُغض کی بناء پر یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی کہ گویا بالواسطہ طور پر جماعت احمدیہ ان بم دھماکوں میں ملوث ہے اس پر بعض اخبارات نے سابقہ عادت کی بناء پر اس جھوٹی افواہ کو اپنے اخبار کیلئے ایک مفید مطلب مصالحہ سمجھ کر خبروں کے ساتھ ساتھ نہایت زور وشور سے مضامین بھی لکھنے شروع کردئے جن میں دیندار فرقے کی تاریخ بیان کرتے ہوئے انہیں جماعت احمدیہ کی شاخ بتانے کی کوشش کی۔

اس پر ہم نے بعنوان ’’منافقت سے بھری ہوئی تاریخ‘‘ چار اقساط پر مشتمل اداریے بدر کی اشاعت ۱۷؍اگست تا ۷؍ستمبر ۲۰۰۰ء میں لکھتے ہوئے بتایا تھا کہ یہ دیوبندی اور جماعت اسلامی والے دراصل منافق ہیں دیندار فرقہ کے لوگوں سے دراصل ان کا تعلق ہے کیونکہ دینداروں نے ان کے ہی عقائد کی روشنی میں ان کی ہی تائید کرتے ہوئے یہ ’’جہاد‘‘ کیا ہے اب بجائے اس کے کہ ان کے اس سُنہری کارنامہ پر یہ لوگ دادِ تحسین وآفرین بلند کرتے منافق بن کر ان ’’بے چاروں‘‘ پر ’’قادیانی‘‘ ہونے کا الزام لگا دیا گیا ہے۔ ہم نے اپنے اداریہ میں لکھا تھا:

> ’’دیندار مشن والے جوان کے اپنے اسلام کے مطابق اور بزرگوں کے فتووں کے مطابق اگر جہاد کررہے ہیں اور خونی مہدی کی آمد کے راستہ کو صاف کررہے ہیں تو بجائے ان کا شکریہ ادا کرنے کے ان پر اُلٹا ’’قادیانیت کی تہمت‘‘ لگائی جارہی ہے اور جانتے ہوئے کہ یہ مجاہد عین اسلام کے مطابق کام کررہے ہیں منافقت سے کام لیتے ہوئے حکومت وقت سے التجا کی جارہی ہے کہ دینداروالوں سے ہمارا تعلق نہیں یہ لوگ تو قادیانیوں سے تعلق رکھتے ہیں حالانکہ اگر دیندار فرقہ کے لوگ قادیانی ہوتے یا جماعت احمدیہ سے ان کا تعلق ہوتا تو وہ ہرگز ایسے جہاد میں شامل نہ ہوتے کیونکہ جماعت احمدیہ کی سو سالہ تاریخ گواہ ہے کہ وہ ایسے جہاد کو سخت مکروہ اور گناہ سمجھتی ہے جس کے ذریعہ بم دھماکے کئے جائیں یا معصوم بندگان خدا کے خون بہائے جائیں پس خدا کے لئے ذوالوجہین نہ بنو اس منافقت سے بچو، اپنے نوجوانوں کو وہ تعلیم نہ دو جس کا اظہار مارے خوف کے تم حکومت کے سامنے نہیں کرسکتے اور اگر تقویٰ یہی ہے کہ جہاد باسیف اپنے غلبہ کیلئے جائز ہے تو پھر تقویٰ اختیار کرتے ہوئے اس جہاد کو تسلیم کرو چاہے پھر اس کے لئے کیسی ہی قربانی دینی پڑے پھر یہ منافقت نہ دکھاؤ کہ جب جہاد کا وقت آئے تو اپنے خودساختہ جہاد کو ’’قادیانیوں‘‘ کی طرف انڈیل دو۔‘‘ (بدر ۱۷؍اگست ۲۰۰۰ء)

اب ہم اپنے محترم قارئین کی خدمت میں ان ملاؤں کی منافقت سے پردہ اٹھاتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ مصلحت وقتی سے دیندار فرقے کے خلاف آواز اُٹھانے والے یہ علماء اس وقت کس قدر جھوٹے اور منافق تھے۔ ۷؍فروری ۲۰۰۱ء کو حیدرآباد میں انجمن دیندار کے ۷۷ سال پورے ہونے پر ان کی جانب سے مختلف تقاریب منعقد ہوئیں حیرت کی بات ہے کہ ان کی تقاریب میں انہیں دہشت گرد قادیانی بتانے والے جماعت اسلامی اور جمعیت العلماء کے مولانا صاحبان بھی شریک ہوئے اس تعلق میں روزنامہ ساز دکن حیدرآباد کی درج ذیل خبر ملاحظہ فرمائیں:

> حیدرآباد ۶؍فروری صدر مرکز دیندار انجمن میں آج ۷؍فروری بروز چہارشنبہ بعد نماز مغرب احاطہ خانقاہ سرور عالم میں ۷۷ سالہ یوم تاسیس دیندار انجمن کے موقع پر ایک جلسہ عام بصدارت امیر جماعت اسلامی مولوی محمد جعفر صادق اثر مبلغ اسلام منعقد ہوگا جلسہ کو سدھو گرو دوار چارمحل سری وینکٹیشور سوامی رنگناتھ مندر سکندرآباد۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن نائب صدر جمیعۃ العلماء صوفی پیر یوسف خان آفریدی جیبی بغدادی۔ شری پریم کمار دعوت ساہتیہ اکیڈمی کے علاوہ دیندار انجمن کے مبلغین اسلام و دیگر مذاہب کے پیشوا اور نمائندے مخاطب کرینگے جبکہ مولوی سید پاشا جنرل سیکرٹری انجمن کی ۷۷ سالہ تبلیغی مساعی وکارکردگی پر رپورٹ پیش کریں گے ابتداء میں قاری سید وجیہ الحسن کی قرأت کلام پاک سے تقریب کا آغاز ہوا سید عبدالقادر بارگاہ رسالت مآب میں ہدیۂ نعت پیش کریں گے عوام الناس کو بھی شرکت کی عام اجازت ہوگی۔ (روزنامہ ساز دکن ۷؍فروری ۲۰۰۱ء صفحہ: ۶ کالم ۱)

اس خبر کے مطالعہ کے بعد خود ہی سوچیے کہ جماعت اسلامی دیوبندی اور جمیعۃ العلماء کے یہ (شرٌ من تحت ادیم السماء) علماء جماعت احمدیہ کی مخالفت میں کس قدر جھوٹا اور منافقانہ پراپیگنڈہ کرتے ہیں جب دیندار انجمن پر ’’جہاد‘‘ کا الزام لگا تو ان کے ’’جہاد‘‘ کو جماعت احمدیہ کی طرف منسوب کردیا اور جب حالات سازگار ہوگئے تو پھر وہی ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے بن گئے ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ دیندار انجمن والوں نے اپنے ان ہم جنسوں کا دوبارہ داخلہ کسی معافی کے بعد کیا ہے یا مصلحتِ وقتی سے خاموشی اختیار کرلی ہے۔ ہے نا؟

(منیر احمد خادم)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

’’اسلامی دہشت گردی‘‘ --- اصل حقیقت کیا ہے؟

(۱۰)

مذکورہ عنوان کے تحت گزشتہ اقساط میں ہم اسلامی جہاد کی حقیقت اور دیگر مذاہب میں تشدد کا ذکر کرکے یہ بیان کرچکے ہیں کہ بالآخر قرآن مجید ہی ایک ایسی کتاب ہے جو قبول مذہب کے معاملہ میں زور وزبردستی کو ناجائز قرار دیتی ہے لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ آج کے اس دَور میں سوائے جماعتِ احمدیہ کے باقی تمام فرقوں کے مسلمان قرآن مجید کی طرف بھی زور زبردستی اور تشدد کو منسوب کرتے ہیں اور دین اسلام کو قبول کرکے چھوڑ دینے والے کیلئے چار دن کے اندر اندر موت کی سزا تجویز کرتے ہیں چنانچہ اس تعلق میں ہم مختلف اسلامی فرقوں کے راہنماؤں کے فتوے گزشتہ مضامین میں درج کرچکے ہیں۔

آج کی گفتگو میں ہم یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ ایک حق کا متلاشی جو سابقہ مذاہب کو بھی دیکھتا ہے کہ وہ قبول مذہب کے معاملہ میں جبر و تشدد کو جائز قرار دیتے ہیں اور پھر مختلف اسلامی فرقوں کی بھی ایسی ہی حالت دیکھتا ہے تو پھر وہ حیران و پریشان ہوکر یہ سوچنے پر مجبور ہوجاتا ہے کہ بالآخر مذہب کے معاملہ میں آزادی اور عدم تشدد کی تعلیم ہے کہاں پر؟ ایسے تمام متلاشیان حق کے علم کیلئے ہم بتانا چاہتے ہیں کہ تمام الہامی کتب میں آج صرف اور صرف قرآن مجید ہی ہے جو آزادی مذہب اور آزادی ضمیر کا واحد علمبردار ہے۔ لیکن یہ تعلیم اور اس پر عمل صرف اور صرف جماعت احمدیہ میں ہے۔ اس زمانہ کے امام سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام مسیح موعود و مہدی معہود نے خدا تعالیٰ سے علم پاکر آج کے دور میں قرآنِ مجید کی بے نظیر تعلیم اہلِ دنیا کے سامنے پیش فرمائی ہے۔ آپ نے آج سے ٹھیک سو سال قبل ہر مسلک کے اسلامی علماء اور دیگر مذاہب کے راہنماؤں کو اسلامی جہاد کی حقیقت بتاتے ہوئے فرمایا تھا کہ

☆- قرآن مجید کی روشنی میں جہاد بالسیف صرف اور صرف اس وقت فرض ہوتا ہے جبکہ کوئی قوم مسلمانوں پر جبراً اپنا مذہب ٹھونستے ہوئے انہیں خدا کی عبادت سے روکے اس کے علاوہ اسلامی غلبہ کیلئے یا کسی اور مقصد کی خاطر جہاد کے نام پر جنگ جائز نہیں۔

☆- آپ نے فرمایا تھا کہ چونکہ آج کے دور میں کوئی قوم بھی مسلمانوں پر اپنا مذہب زبردستی نہیں ٹھونس رہی اور نہ انہیں عبادت الٰہی سے روکا جارہا ہے لہٰذا اس دَور میں تلوار کا جہاد اس وقت تک ملتوی ہے جب تک جہاد کی مذکورہ شرط ظاہر نہ ہوجائے سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے دَور میں جہاد بالسیف کے التوا کی طرف بخاری شریف کی حدیث ’’یضع الحرب‘‘ میں ذکر فرمایا ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یوں بیان فرمایا ہے۔

فرما چکا ہے سید کونین مصطفیٰؐ عیسیٰ مسیح کردے گا جنگوں کا التواء

☆- اسی طرح آپ نے قتل مرتد کے فتووں کو بھی سرے سے ہی اسلام کے خلاف قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر اس بات کو جائز سمجھ لیا تو یہ خلاف تعلیم قرآن ہے اور ان فتووں کو صحیح سمجھنے سے گویا ہم اپنے معاشرہ میں ایسے منافقین کو پال لیں گے جو بظاہر تو مسلمان ہونگے لیکن دل سے اسلام دشمنی ان کا شیوہ ہوگا یہ وہ بیش قیمت نصائح ہیں جو آج سے ٹھیک سو سال قبل آپ نے مسلمانانِ عالم کے سامنے رکھیں اور ایسے وقت میں رکھیں جبکہ ابھی جہاد کے نام پر بنی نوع انسان کے قتل اور لوٹ مار کی شروعات کا دور تھا آپ نے فرمایا تھا:-

> ’’قرآن شریف صرف ان لوگوں سے لڑنے کا حکم دیتا ہے جو خدا کے بندوں کو اس پر ایمان لانے اور اس کے دین میں داخل ہونے سے روکتے ہیں اور اس بات سے کہ وہ خدا کے حکموں پر کاربند ہوں اور اس کی عبادت کریں اور وہ اُن لوگوں سے لڑنے کا حکم فرماتا ہے جو مسلمانوں سے بے وجہ لڑتے ہیں اور دین اسلام کو نابود کرنا چاہتے ہیں اور لوگوں کو مسلمان ہونے سے روکتے ہیں‘‘۔ (نور الحق حصہ اوّل صفحہ ۴۵ ترجمہ از عربی عبارت)

نیز فرمایا:-

> ’’کیا خدا نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم خواہ مخواہ بغیر ثبوت کسی جُرم کے ایسے انسان کو کہ نہ ہم اس کو جانتے ہیں اور نہ وہ ہمیں جانتا ہے غافل پاکر چھری سے ٹکڑے ٹکڑے کردیں یا بندوق سے اس کا کام تمام کردیں کیا ایسا دین خدا کی طرف سے ہوسکتا ہے جو یہ سکھاتا ہے کہ یونہی بے گناہ بے جُرم، بے تبلیغ خدا کے بندوں کو قتل کرتے جاؤ اس سے تم بہشت میں داخل ہوجاؤ گے... یہ طریق کس حدیث میں لکھا ہے کوئی مولوی ہے جو اس کا جواب دے! نادانوں نے جہاد کا نام سُن لیا ہے اور پھر اس بہانے سے اپنی نفسانی اغراض کو پورا کرنا چاہا ہے‘‘۔ (گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صفحہ ۱۳)

پس آج کے مولوی کا جہاد رضائے باری تعالیٰ کے لئے نہیں ہے بلکہ صرف اور صرف اغراضِ نفسانی کیلئے ہے۔

آج سے سو سال قبل سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جب جہاد بالسیف کی شرائط نہ ہونے کی وجہ سے جہاد بالسیف کے التواء اور اس دَور میں اس کی حرمت کا اعلان فرمایا تھا۔ تو اس ا

باقی صفحہ (11) پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

رشتہ ناطہ میں یہ دیکھنا چاہئے کہ وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہو۔

نکاح کے واسطے طیبات کو تلاش کرنا چاہئے۔ اسلام میں صرف تقویٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے

رشتہ ناطہ کے تعلق میں درپیش مختلف مسائل و مشکلات کا تذکرہ اور قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں اہم نصائح

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۱۹؍ جنوری ۲۰۰۱ء بمطابق ۱۹؍ صلح ۱۳۸۰ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۔اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ﴾۔(سورۃ الروم آیت ۲۲)

اس کا سادہ ترجمہ یہ ہے۔ اور اس کے نشانات میں سے (یہ بھی) ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس میں سے جوڑے بنائے تاکہ تم اُن کی طرف تسکین (حاصل کرنے) کے لئے جاؤ اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی۔ یقیناً اس میں ایسی قوم کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں بہت سے نشانات ہیں۔

پھر شادی سے پہلے اور شادی کے دوران اور اس کے بعد یہ دعا کرتے رہنا بڑا ضروری ہے:
﴿وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ واجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا﴾۔ یہ دعا شادی کے بعد بھی ضروری ہے بلکہ پہلے بھی اور اگر ان جوڑوں میں سے کوئی فوت ہو جائے اس کے بعد بھی اولاد تو بہر حال رہتی ہے اس لئے مسلسل ہمیشہ باقاعدگی سے شادی شدہ جوڑوں کو شادی سے پہلے، دوران اور بعد میں یعنی کسی ایک کی وفات کے بعد بھی یہ دعا جاری رکھنی چاہئے۔

اس ضمن میں چند احادیث میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کسی عورت سے چار اسباب کی بنا پر شادی کی جاتی ہے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے یہ فرمایا وہی بات حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔ اس کے مال کی وجہ سے، اس کے حسب کی وجہ سے، اس کے حسن و جمال کی وجہ سے یا اس کی دینداری کی وجہ سے۔ ان چاروں باتوں میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی نصیحت یہ ہے 'لیکن تو دیندار عورت کو ترجیح دے اللہ تیرا بھلا کرے'۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا میرے پاس ایک عورت کی شادی کا پیغام آیا ہے جو اچھے خاندان اور مرتبہ والی ہے مگر اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں ہے۔ کیا میں اُس سے شاید کرلوں۔ اب اس کے خاندان اور مرتبہ کی خاطر اس نے اس سے شادی کا فیصلہ کیا تھا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے فرمایا 'نہیں' ۔ دوبارہ پوچھنے آیا تو پھر منع فرمادیا۔ تیسری مرتبہ پھر اجازت لینے کے لئے آیا تو آپؐ نے روک دیا اور فرمایا کہ ایسی عورت سے شادی کرو جو زیادہ بچے جننے والی اور بہت محبت کرنے والی ہو۔ میں تمہاری وجہ سے کثرت حاصل کرنے والا ہوں۔

اب شادی سے پہلے کیسے پتہ چل سکتا ہے کہ کوئی عورت بہت بچے پیدا کرنے والی ہو گی۔ اس کی خاندانی روایات پر نگاہ رکھی جاتی ہے۔ اگر ماں اور باپ اچھے بچوں والے ہوں تو لازماً ان کی بیٹی بھی پھر اچھے بچوں والی ہو گی اور جہاں تک اس کی محبت کا تعلق ہے وہ پوچھ گچھ سے، تحقیق سے پتہ چل سکتا ہے کہ محبت والی طبیعت ہے کہ نہیں۔

ایک حدیث ہے سنن نسائی سے لی گئی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دنیا ساری کی ساری فائدہ والی چیز ہے اور دنیا کی بہترین فائدہ والی چیز نیک عورت ہے۔

اسی طرح ایک اور روایت ہے ابوداؤد کتاب النکاح سے لی گئی ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی جب کسی عورت سے رشتہ طے کرنا چاہے تو وہ ہو سکے تو پہلے اس کے بارہ میں تحقیق کرلے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک لڑکی سے رشتہ کرنا چاہا تو میں نے پہلے پوشیدہ طور پر اس کے بارہ میں معلومات حاصل کرلیں اور پھر اس سے شادی کی۔ پس پوشیدہ طور پر جماعت کے ذریعہ یا اور اپنے ذرائع سے بچی کے متعلق تحقیق ضرور کرلینی چاہئے کہ کس قسم کی ہے۔

ایک روایت ترمذی سے حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لی گئی ہے۔ انہوں نے ایک جگہ منگنی کا پیغام دیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا 'اس لڑکی کو دیکھ لو کیونکہ دیکھنے سے تمہارے اور اس کے درمیان موافقت اور الفت کا امکان زیادہ ہے'۔ یہی ہمارا رواج ہے اور پردہ اپنی جگہ ہے۔ لیکن ماں باپ کی موجودگی میں ہونے والے رشتہ یا رشتہ کے خواہشمند لڑکے کو ماں باپ اپنی موجودگی میں مثلاً کھانے پر بلا سکتے ہیں اور وہاں وہ جس لڑکی سے شادی کرنا مقصود ہو اس کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ لے اس میں کوئی گناہ نہیں اور یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی نصیحت ہے۔ اسی طرح بعض لوگ تصویریں بھی منگواتے ہیں لیکن تصویر سے بہتر طریقہ یہی ہے کہ لڑکا ایک دفعہ خود لڑکی کے ماں باپ کی موجودگی میں اس کو دیکھ لے۔

ایک روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے کہ ایک کنواری لڑکی آنحضرت ﷺ کے پاس آئی اور بیان کیا کہ اس کے والد نے اس کی شادی کی ہے اور وہ شادی اسے ناپسند ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اسے اختیار دیا کہ وہ چاہے تو اس نکاح کو قائم رکھے اگر چاہے تو اس کو ردّ کر دے۔

اب ہماری جماعت میں بھی خدا کے فضل سے یہی دستور ہے۔ اگر کوئی لڑکی مجھے شکایت کرے کہ میں فلاں جگہ رشتہ نہیں چاہتی اور میرے ماں باپ نے زبردستی کر دی ہے تو میں اصلاح وارشاد کے سپرد کرتا ہوں کہ خود جاکر تحقیق کریں۔ اگر ماں باپ کی غلطی ہے تو لڑکی کو اس نکاح سے آزاد کروایا جائے اور اگر لڑکی کی اپنی غلطی ہو تو اس کو سمجھا دیا جائے اور جتنے معاملات میں بھی میں نے یہ قدم اٹھایا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کہیں بھی ناکام نہیں ہوا، ہر جگہ یا بچی سمجھ گئی یا والدین سمجھ گئے۔

ایک روایت بخاری کتاب النکاح میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ کنواری لڑکی تو شرماتی ہے وہ کیسے ہاں کرے گی۔ فرمایا اس کی خاموشی اس کی رضامندی ہے۔ اگر پوچھنے پر لڑکی چپ رہے تو یہی اس کی رضامندی سمجھی جائے۔

دوسری قوم میں لڑکی دینا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”ہماری قوم میں یہ بھی ایک بد رسم ہے کہ دوسری قوم کو لڑکی دینا پسند نہیں کرتے بلکہ حتی الوسع لینا بھی پسند نہیں کرتے۔ یہ سراسر تکبر اور نخوت کا طریقہ ہے جو احکام شریعت کے بالکل برخلاف ہے۔ بنی آدم سب خدا تعالیٰ کے بندے ہیں۔ رشتہ ناطہ میں یہ دیکھنا چاہئے کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے اور کسی آفت میں مبتلا تو نہیں جو موجب فتنہ ہو۔ اور یاد رکھنا چاہئے کہ اسلام میں قوموں کا کچھ بھی لحاظ نہیں صرف تقویٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللّٰہِ اَتْقٰکُمْ﴾ یعنی تم میں سب سے زیادہ معزز وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ نیک ہو۔

غیر سیّد کا سیّد زادی سے نکاح کرنا۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بھی شادی، آپ مغل تھے، سیّدوں میں ہوئی اور سیّدوں کے بہت اعلیٰ گھرانہ میں ہوئی۔ یہ روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں سوال پیش کیا کہ غیر سیّد کو سیّدانی سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے نکاح کے واسطے جو محرمات بیان کی ہیں ان میں کہیں یہ نہیں لکھا کہ مومن کے واسطے سیّد زادی حرام ہے۔ علاوہ ازیں نکاح کے واسطے طیّبات کو تلاش کرنا چاہئے اور اس لحاظ سے سید زادی کا ہونا بشرطیکہ تقویٰ اور طہارت کے لوازمات اس میں ہوں افضل ہے“۔

ایک دوست کا سوال پیش ہوا غیر کفو میں نکاح۔ یہ کفو کا مسئلہ بھی کافی پیچیدہ ہے اور خوب غور سے سمجھنا چاہئے۔ ایک احمدی اپنی ایک لڑکی غیر کفو کو ایک احمدی کے ہاں دینا چاہتا ہے حالانکہ اپنی کفو میں رشتہ موجود ہے۔ اب یہ دو شرطیں ہو گئی ہیں۔ غیر لڑکے سے جو خاندان سے باہر ہے وہ کفو ہے اور ایک کفو کا رشتہ اپنے گھر میں بھی موجود ہے۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا کہ ”اگر حسب مرادرشتہ ملے تو کفو میں کرنا چاہئے“۔ یعنی اپنے ہی کفو میں ہو تو بہتر ہے۔ بہ نسبت غیر کفو کے۔ ”لیکن یہ امر ایسا نہیں کہ بطور فرض کے ہو ہر ایک شخص ایسے معاملات میں اپنی مصلحت اور اپنی اولاد کی بہتری کو خوب سمجھ سکتا ہے“۔

اب ہمارے ہاں بھی یہ رواج ہو گیا ہے کہ بیوہ عورت ساری عمر بیٹھی رہے اور شادی نہ کرے یہ آنحضرت ﷺ کی سنت اور ارشادات کے خلاف ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ”اگر کسی عورت کا خاوند مر جائے تو گو وہ عورت جوان ہی ہو دوسرا خاوند کرنا ایسا برا جانتی ہے جیسے کوئی بڑا بھاری گناہ ہوتا ہے اور تمام عمر بیوہ اور رانڈ رہ کر یہ خیال کرتی ہے کہ میں نے بڑے ثواب کا کام کیا ہے حالانکہ اس کے لئے بیوہ رہنا سخت گناہ کی بات ہے۔ عورتوں کے لئے بیوہ ہونے کی حالت میں خاوند کر لینا نہایت ثواب کی بات ہے۔ ایسی عورت حقیقت میں بڑی نیک بخت اور ولی ہے جو بیوہ ہونے کی حالت میں برے خیالات سے ڈر کر کسی سے نکاح کر لے اور نابکار عورتوں کی لعن طعن سے نہ ڈرے“۔

ملفوظات میں یہ عبارت درج ہے۔ سوال پیش ہوا کہ ایک لڑکی احمدی ہے جس کے والدین غیر احمدی ہیں۔ والدین اس کی ایک غیر احمدی سے شادی کرنا چاہتے ہیں اور لڑکی ایک احمدی کے ساتھ کرنا چاہتی تھی۔ والدین نے اصرار کیا۔ عمر اس کی اسی اختلاف میں بائیس سال تک پہنچ گئی۔ اب آج کل تو تیس تیس، پینتیس پینتیس سال کی لڑکیاں ہو جاتی ہیں مگر اس وقت اندازہ کریں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لکھا گیا کہ اتنی بڑی ہو گئی کہ اس کی عمر بائیس سال تک پہنچ گئی۔ لڑکی نے تنگ آ کر والدین کی اجازت کے بغیر ایک احمدی سے نکاح کر لیا۔ نکاح جائز یا ناجائز۔ حضورؑ نے فرمایا ”نکاح جائز ہوا“۔ ایسی صورت میں احمدی ولی بن جاتا ہے، امیر جماعت ہو یا خلیفہ وقت کی طرف سے مقرر کردہ کوئی ولی بن جائے تو ایسا کرنا جائز ہے۔

برائے رشتہ بعض تجاویز میں اب آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ بیوگان اور مطلقہ خواتین جو جوان ہیں ان کو دوبارہ رشتہ کی توجہ دلائی جائے۔ مطلقہ اگر جوان نہ رہے، بوڑھی ہو چکی ہو تو پھر اس پہ دوبارہ شادی کرنا فرض نہیں ہے۔ باہر رشتہ کرنے کے خواہشمند لڑکوں کو اعلیٰ فنی تعلیم حاصل کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہئے خصوصاً کمپیوٹر کی تعلیم ایم ایس سی یا بی ایس سی وغیرہ معیار کی ہو۔

اب جب سے میں نے رشتہ ناطہ پر زور دیا ہے میرے سامنے یہ مسائل پیدا ہو گئے ہیں اس سے پہلے تو میں ہرگز جس طرح انگریزی میں کہتے ہیں ten foot pole سے بھی نہ پکڑوں کسی رشتہ کو، میں ہرگز رشتہ ناطہ کے بارہ میں کوئی مشورہ نہیں دیا کرتا تھا مگر جب سے اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا ہے اس وقت سے میں دوبارہ دخل دے رہا ہوں اور میں دیکھ رہا ہوں کہ اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ رشتہ ناطہ کے مسائل بہت گھمبیر ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ایک رجسٹر خود اپنی تحویل میں رکھا ہوا تھا اور رشتے ناطے لڑکوں اور لڑکیوں کے اس سے دیکھ کر خود تجویز کر دیا کرتے تھے۔ اس لئے اس سنّت کو بھی جاری کرنے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی خاطر میں نے دوبارہ رشتہ ناطہ میں کام شروع کر دیا ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ کام تو اس کے کہنے سے ہے اور کروا خود ہی رہا ہے اور جو رشتے بھی اللہ اس دوران کروا رہا ہے بہت اچھے ہو رہے ہیں اور بعض بالکل بظاہر ناممکن رشتے تھے بڑی عمر کی ہو چکی تھیں یا بڑی عمر کا لڑکا تھا اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹھیک ہو گئے۔

لیکن بیرون ملک مقیم لڑکیوں کو پاکستان سے مناسب رشتے مل سکتے ہیں اگر وہ اپنے معیار کو زیادہ اونچا نہ بنائیں تو وہیں ان کی شادی وقت کے اوپر اچھی جگہ ہو سکتی ہے۔ میرے اس بیان کو غلط سمجھنے کے نتیجہ میں مشکل یہ پیدا ہو گئی ہے کہ لوگ سب وہاں سے لڑکیوں اور لڑکوں کے کوائف بھیج رہے ہیں۔ لڑکے کے متعلق لکھتے ہیں کہ دسویں پاس ہے یا ایف اے ہے یا بارھویں فیل کہتے ہیں اور لڑکا بہت اچھا ہے اور بڑا خوبصورت ہے۔ اب آپ نے کہہ دیا ہے فوراً اس کا رشتہ باہر کروا دیں۔ اسی طرح لڑکیوں کا حال ہے۔ تو میں نے کب کہا تھا کہ ہر ایک کا انگلستان میں رشتہ کراؤں گا۔ یہ بالکل غلط فہمی ہے میں نے ہرگز کبھی یہ نہیں کہا۔ پاکستان میں رشتہ ناطہ کا نظام بہت بہتر بنا دیا گیا ہے اور اس وقت غالباً حافظ مظفر بھی اس کام پر بہت اچھا کام کر رہے ہیں رشتہ ناطہ کا شعبہ بھی ہے۔ تو زیادہ لمبی خواہشیں نہ کیا کریں۔ زیادہ اونچے معیار نہ دیکھیں۔ بچی کو وقت پر رخصت کرنا اس کے لئے بہتر ہے ورنہ اس کی زندگی خراب ہو گی اور اس کے ذمہ دار ماں باپ ہونگے۔

امراء کو چاہئے کہ ذیلی تنظیموں انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ وغیرہ کے ذریعہ بھی رشتہ ناطہ کے کام میں کوشش کریں۔

اب رشتہ ناطہ کے سلسلہ میں جو مسائل مجھے درپیش ہیں اس میں ایک تو یہ ہے کہ احباب لڑکوں کے کوائف نہیں بھیجتے جبکہ لڑکیوں کے کوائف دے دیتے ہیں۔ لڑکوں کے اپنی مرضی سے اور لڑکیاں میرے ذمہ۔ یہ تو انصاف کی بات نہیں ہے۔ اپنے لڑکوں کے بھی کوائف دیا کریں اور لڑکیوں کے بھی دیا کریں اور اس سلسلہ میں مجھے سہولت بھی ہو جائے گی ان کے رشتے تلاش کرنے میں۔

لڑکوں کے والدین ان کی شادی کی پروا نہیں کرتے جبکہ لڑکا شادی کی عمر کو پہنچ کر اپنے پاؤں پر کھڑا بھی ہو چکا ہوتا ہے۔ وہ دیر کرتے رہتے ہیں کہ لڑکے کا کیا ہے۔ لڑکے کا کیوں نہیں ہے، لڑکے کی بھی جلدی شادی ہونی چاہئے۔ میرا تجربہ ہے کہ اگر شادیاں جلدی کروائی جائیں تو لڑکا بھی دیر تک جوان رہتا ہے اور لڑکی بھی دیر تک جوان رہتی ہے۔

اب لڑکے کے باہر جانے کے شوق میں بیرونی رشتے طلب کرتے ہیں۔ ... میں نے بیان کر ہی دیا ہے کہ لڑکے کے کوائف ایسے ہوتے ہیں کہ کوئی بیرونی لڑکی اس کو قبول کر ہی نہیں سکتی۔ یہاں بھی ملاقاتوں کے دوران مجھے ایسے لڑکے ملتے ہیں جو دبی زبان سے یہاں شادی کے خواہشمند ہیں تو اس پہ تو مجھے کوئی اعتراض نہیں کہ وہ ٹیکسی چلاتے ہیں۔ میں نے تو خود بھی اس کو ایک معزز پیشہ قرار دیا ہے، ہاتھ کی کمائی ہے جائز ہے، ایمانداری کی بات ہے۔ مگر اگر تعلیم بھی نہ ہو، دسویں بارھویں فیل اور پھر یہاں تقاضا کریں کسی لڑکی سے تو یہاں کی لڑکیاں بے تعلیم لڑکوں سے شادی کرنا ہرگز پسند نہیں کرتیں اور پھر جب ان کا گھربار بھی کوئی نہ ہو تو آخر انہوں نے اپنی سہولت بھی تو دیکھنی ہے، اسی کا نام کفو ہے۔ وہ اگر اچھے حالات میں پلی بڑھی ہیں تو لڑکا بھی کچھ ایسا ہونا چاہئے جو ان کے کفو کے مطابق ہو۔

روایتی
زیورات
جدید فیشن
کے ساتھ

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎2370509

اسی طرح یہ بھی مصیبت ہے کہ بیرون ملک رہنے والے لڑکے بعض اپنی مصلحتوں کی خاطر پاکستان میں شادی کر دیتے ہیں۔ بعض دفعہ ٹیکس کی خاطر، بعض دفعہ اپنے ماں باپ کی خدمت کروانے کی خاطر اور پھر لڑکی کو دھوکہ دے کر اس کو شادی کے بعد بلاتے نہیں اور ٹال مٹول کرتے رہتے ہیں۔ ایسے بہت سے کیس میرے سامنے آئے ہیں بکثرت ایسا ہو رہا ہے۔ جرمنی میں بھی بہت سے کیس ایسے ہیں اور دوسرے ممالک کے بھی لیکن جرمنی کے بہت زیادہ ہیں۔ تو امیر جماعت کو چاہئے کہ ایسے لڑکوں کا پتہ کر کے امور عامہ کے ذریعہ ان کو پکڑیں اور نصیحت کریں۔ اگر انہوں نے دھوکہ بازی میں شادی کی ہے تو یہ قول سدید کے خلاف ہے اور اس کے نتیجہ میں ان کا جماعت سے اخراج ہو سکتا ہے۔

ہاں لڑکے جو غیر از جماعت میں شادی کر لیتے ہیں خود ہی اس سے نقصان ایک یہ بھی ہے کہ احمدی لڑکیاں بے چاری کہاں جائیں گی۔ غیر از جماعت لڑکی سے شادی کرنا جائز ہے اس پہ ان پر تعزیر کوئی نہیں مگر جو غیر احمدی لڑکیوں سے شادی کرتے ہیں ان کو دو نقصان ہو سکتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ اپنی اولاد کی طرف نظر نہیں رکھتے۔ غیر احمدی لڑکی سے غیر مسلم لڑکی سے شادی کی جائے تو شادی تو جائز ہو گی مگر اولاد تباہ ہو جاتی ہے۔ اور ایک اور ظلم یہ بھی کرتے ہیں کہ بعض لڑکیاں غیر احمدیوں سے شادی کرتی ہیں۔ پاکستان سے بکثرت ایسی اطلاعیں مل رہی ہیں اور وہ اپنی خاطر شادی کر کے تو ماں باپ کے لئے مصیبت کھڑی کر دیتی ہیں۔ بعض ماں باپ بیچ میں شامل ہوتے ہیں۔ ان کو تو سارے خاندان کو ہی مقاطعہ تو نہیں مگر آج کل اخراج کی سزا دی جاتی ہے۔ مگر اکثر دیکھا ہے کہ لڑکیاں پھر روتی پیٹتی ضرور گھر واپس آیا کرتی ہیں۔ شاید ہی کوئی شادی ایسی ہو جو کامیاب ہو اور کامیاب کا مطلب یہ ہے کہ اس دنیا میں بھی ذلیل اور آخری دنیا میں بھی۔ لیکن جو ناکام ہوتی ہیں کم سے کم وہ لڑکیاں آخر گھر آ کے روتے پیٹتے اپنا دینی مستقبل تو سنوار لیتی ہیں۔

بعض لڑکیاں ایسی ہیں کہ جو غیر مسلموں میں بھی شادی کر لیتی ہیں۔ اب میرے علم میں ایسے معاملات ہیں کہ کسی نے سکھ سے شادی کر لی، کسی نے دہریہ سے شادی کر لی، کسی نے شادی کی ہندو سے جس کے گھر میں بت پرستی تھی اور بت رکھے ہوئے تھے۔ تو ایسی لڑکی کا تو پھر کوئی مستقبل نہیں اور میرے علم میں ہے کہ وہ بہت ہی ناکام موت مرتی ہیں۔ دکھوں کی موت خود بھی مرتی ہیں اور خاوند بھی ایک بہت ہی دردناک موت مرتا ہے۔ مگر یہ واقعات پرانے ہو چکے ہیں، میں ان کو دہرانا نہیں چاہتا۔

مگر ایک بات جو میں اس سلسلہ میں نصیحت کے طور پر کہتا ہوں کہ اگر ایک لڑکی ایک غیر احمدی لڑکے کے ساتھ خراب ہو جائے، مکفر مکذّب کے ساتھ بھاگ جائے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس کی بہنیں اگر نیک ہیں تو ان سے بھی شادی نہ کی جائے۔ یہ مسئلہ ہمارے ہاں درپیش ہے حالانکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی﴾ اگر سارا خاندان ہی گندا ہو تو صاف پتہ چل جاتا ہے ہرگز وہاں شادی نہ کریں لیکن اگر ماں باپ پاک ہوں اور ان کی بیٹیاں پاک ہوں اور کوئی ایک بیٹی خراب ہوئی ہو تو اس کی وجہ سے باقی پاکیزہ بہن بھائیوں سے شادی نہ کرنا بہت بڑا گناہ ہے اور زیادتی ہے۔ اور قرآن کریم کے اس ارشاد کے خلاف کہ ﴿لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی﴾ کوئی بوجھ اٹھانے والی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔

بعض دفعہ ماں باپ بہت نیک ہوتے ہیں اور ان کی اولاد خراب ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ بیوی کی وجہ سے بعض دفعہ کسی اور وجہ سے، بعض دفعہ ماں اور باپ دونوں نیک ہوتے ہیں۔ انبیاء کی بیویاں بھی تو قرآن کریم میں خراب بتائی گئی ہیں، انبیاء کے لڑکے بھی تو خراب بتائے گئے ہیں۔ تو انبیاء سے بہتر کوئی اپنے بچوں کی کیسے تربیت کر سکتا ہے لیکن جن بچوں کی اچھی تربیت ہو اور وہ نیک اور پاکباز ہوں کسی بد تربیت والے یا تربیت اچھی ہو مگر اس نے اسے قبول نہ کیا ہو، اس کی بیباکی اور بے حیائی کی وجہ سے ان نیک بچیوں کو رشتوں سے محروم کر دینا یہ بہت بڑا گناہ ہے اور ایسا انسان اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہو گا۔

اب آج کل بیرون ملک شادی کے لئے جیسا کہ میں نے پہلے بھی بیان کر دیا ہے کہ بہت خواہش ہے۔ مجھے حوالے شادی کے دیتے ہیں کہ آپ نے یہ کہا تھا، یہ کہا تھا کہ ہماری لڑکی اور لڑکے کو فوراً باہر بلا لیں۔ یہ باہر بلانے کا میں نے کبھی نہیں کہا تھا۔ مجھے تو یاد نہیں۔ ہاں جو ایسے لڑکے ہوں جو اچھے کوائف رکھتے ہوں ان کو باہر بھی بلایا جا سکتا ہے اور یہاں بھی لڑکیوں کی شادی کے مسائل حل ہو سکتے ہیں، یہ ایک الگ مسئلہ ہے۔ اور روزگار کے سلسلہ میں کوشش کرنا رشتوں سے منسلک نہیں ہے۔

یہ ہمارا ایک الگ محکمہ ہے، امور عامہ ہے اور بہت سے شعبے ہیں ان کے ذریعہ ہم کوشش کرتے ہیں کہ جن کے پاس کام نہیں ہے ان کو کام دلوا دیا جائے اور بعض دفعہ شادی کے نتیجہ میں بھی یہ واقعہ ہو جاتا ہے اور ان کو آپس میں گڈمڈ نہ کریں۔ جو کام کی تلاش ہے وہ الگ بات ہے اور جو باہر کام کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ ایسی فیلڈ میں کام اچھا سیکھیں۔ مثلاً کمپیوٹر ہے جس کے ذریعہ ان کو یہاں باہر اچھی نوکری مل سکتی ہے۔ اگر ایسا ممکن ہو تو یقیناً ان کے لئے یہاں سے اچھی لڑکی بھی تلاش کی جا سکتی ہے۔

بعض والدین اپنی بچیوں کی عمریں برباد کر دیتے ہیں کہ چھوٹی ہے جی اور بعض ان سے کام لیتے ہیں اس لئے کہ چھوٹے بچوں کی تربیت، ان کے تعلیمی اخراجات پورے کئے جا سکیں۔ یہ بھی بہت بڑا گناہ ہے کہ کسی بڑی لڑکی بے چاری کو قربانی کا بکرا بنایا جائے۔ بعض بہنوں نے مجھے خط لکھا ہے اپنی بڑی بہن کے متعلق کہ ہمارے ماں باپ نے اس بے چاری پہ یہ ظلم کیا ہے کہ ہماری خاطر اس سے سارا کام لیا ہے۔ وہ تعلیم یافتہ تھی اور اب بھی رشتہ آیا ہوا ہے اور وہ نہیں کر رہے۔ میں نے بڑی سختی سے ان کو ہدایت کی ہے۔ آگے وہ مانیں نہ مانیں خدا تعالیٰ کو جوابدہ ہونگے۔ لیکن ایک اچھا رشتہ آیا ہوا ہے تو فوراً اس کی شادی کر دیں۔

اسی طرح بعض لوگ اپنے معیار سے اونچا چاہتے ہیں۔ بعض لڑکیاں بڑی ہو رہی ہیں اور معیار سے اونچے رشتے کی تمنا میں بیٹھی رہتی ہیں۔ اپنا معیار بھی تو دیکھیں کیا ہے۔ اسی کے برابر رشتہ بھی قبول کریں۔ اور بعض جگہ یہ ظلم ہو رہا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ولی تو باپ کو بنایا ہے لیکن ماں وہاں باپ کے اوپر سوار ہوتی ہے اور لڑکیاں بھی اپنی ماں کی طرفداری کر رہی ہیں اور ایسی لڑکیاں سوائے اس کے کہ گھر بیٹھی بڈھی (بوڑھی) ہو جائیں اور ان کا کیا علاج کیا جائے۔ اونچے معیار بنائے ہوئے ہیں۔ آخر اگلے نے بھی تو معیار دیکھنا ہے۔ جس نے لڑکی ڈھونڈنی ہے وہ بھی تو کوئی معیار چاہتا ہے۔ تو یکطرفہ معیار کا جو اونچے معیار کا مطالبہ ہے یہ بہت بڑا گناہ ہے بلکہ ہماری شادی کے رشتوں میں بہت بڑی ایک لعنت ہے اس کو ختم کرنا چاہئے۔ اور ولی خدا نے ماں کو نہیں بنایا۔ ولی باپ کو بنایا ہے اس لئے باپ جہاں شادی کرنا چاہتا ہے ماں کو چاہئے وہ ہرگز دخل اندازی نہ کرے اور اپنی بیٹیوں کو بھی سمجھائے کہ باپ آخر تمہارا دشمن نہیں، خدا نے اس کو ولی مقرر کیا ہے، جس جگہ بھی وہ چاہتا ہے وہاں شادی کر لو ورنہ گھر میں بیٹھی بیٹھی بڈھی ہو جاؤ گی اور کوئی تمہیں نہیں پوچھے گا۔

یہ مختصر رشتہ ناطہ سے متعلق ہدایات تھیں جو میں سمجھتا تھا اس زمانہ میں بڑی ضروری ہیں کیونکہ اللہ کے حکم کے تابع میں رشتہ ناطہ کا انتظام کر رہا ہوں اور یہ ساری دقتیں مجھے درپیش ہیں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ احباب جماعت پورا پورا تعاون فرمائیں گے اور اللہ کے فضل کے ساتھ جماعت کے رشتوں کے مسائل بڑی تیزی سے حل ہونگے۔

ضمناً میں یہ بتا رہا ہوں کہ یہ رشتوں کے کام سارے اللہ خود ہی کر رہا ہے۔ اس کثرت سے بظاہر غیر ممکن رشتے ہو رہے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ جو میں مثال دیا کرتا ہوں کہ ایک انسان بعض دفعہ اپنے بچے کو بوجھل چیز اٹھانے کے لئے کہتا ہے اور اس طرح سے خود ہاتھ ڈال کے اس بوجھل چیز کو اٹھا رہا ہوتا ہے میرے اللہ کا بھی یہی سلوک ہے۔ کام سارے خود بناتا ہے اور بظاہر حکم مجھے ہے تم کرو۔

☆☆☆

ارشاد نبویؐ

خَیرُ الزَّادِ التَّقوٰی

سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے

﴿منجانب﴾

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبان دعا:-

آٹو ٹریڈرز

Auto Traders

16 مینگو لین کلکتہ 700001

دکان- 248-5222, 248-1652

رہائش- 243-0794, 27-0471

GUARANTEED PRODUCT

NEVER BEFORE

THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT

A TREAT FOR YOUR FEET

Soniky

HAWAI

NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd

34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

(تاریخی پس منظر)

خانہ کعبہ اور حرم شریف کی تعمیر و توسیع کا ایک مختصر خاکہ

(انجینئر محمود مجیب اصغر پشاور)

اللہ کا پہلا گھر اور اس کی تعمیر

ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ (آل عمران ۹۷)

پہلا خدا کا گھر جو تمام لوگوں کی بھلائی کے لئے تعمیر کیا گیا وہ مکہ میں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔'' مکہ'' دنیا میں پہلی عمارت تھی پھر حادثات اور سیل آفات سے خراب ہو گئی (منن الرحمٰن)

یہ گھر سب سے پہلے کس نے تعمیر کیا؟ اس بارے میں حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ سیدنا آدم علیہ السلام نے سب سے پہلے کعبہ شریف کی بنیادیں رکھیں۔ اور اس میں نماز ادا فرمائی۔

(بحوالہ اخبار مکہ صفحہ ۱ تاریخ المکۃ المکرمہ از عبدالمعبود صفحہ ۳۳)

اس بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے جو نظریہ پیش فرمایا ہے وہ بھی یہی ہے آپ فرماتے ہیں'' مختلف روایات اور قرآن کریم کی آیات میں جو مفہوم مختلف جگہوں میں بیان ہوا ہے اس سے میرے ذہن نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ جب آدم کی پیدائش اور بعثت ہوئی۔۔۔ اس وقت دنیا ایک مختصر سے خطہ میں آباد تھی اور اللہ تعالیٰ نے اس وقت کے سب انسانوں کیلئے اپنی حکمت کاملہ سے آدمؑ پر وحی فرما کر بیت اللہ کی تعمیر کروائی۔ ایک گھر بنوایا اور اس گھر کو تمام بنی نوع انسانوں کے ساتھ متعلق کر دیا جو اُس آدم کی اولاد میں تھے لیکن بعد میں نسل بڑھی اور پھیلی اور دنیا کے مختلف خطوں کو انہوں نے آباد کیا تو اللہ تعالیٰ نے ...... ہر قوم اور ہر خطہ میں علیحدہ علیحدہ نبی بھیجنے شروع کئے۔

احادیث سے یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ اس دنیا میں ایک لاکھ سے اوپر انبیاء گزرے ہیں تو جس آدم کی اولاد اس طرح منتشر اور متفرق ہو گئی تھی علیحدہ علیحدہ قوم بن گئی تھی جن کے اپنے اپنے نبی تھے انہوں نے اس گھر کی طرف توجہ دینی چھوڑ دی جو خدا کا گھر اور تمام بنی نوع انسانوں کے لئے کھڑا کیا گیا تھا اور اس سے اس قدر بے توجہی برتی کہ حوادث زمانہ کے نتیجہ میں اور مرمت اور آبادی نہ ہونے کی وجہ سے اس گھر (بیت اللہ) کے نشان تک مٹ گئے لیکن جب اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء پورا ہونے کا وقت آیا کہ پھر تمام دنیا علی دین واحد جمع کر دی جائے تو اللہ تعالیٰ نے اس گھر کو از سر نو تعمیر کرنے اور اس گھر کی حفاظت کیلئے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی نسل کو وقف کرنے کا فیصلہ کیا۔

(تعمیر بیت اللہ کے 23 عظیم الشان مقاصد صفحہ ۵)

تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ

انی جاعل فی الارض خلیفہ میں ارض سے مراد مکہ معظمہ ہے۔

(بحوالہ تاریخ المکۃ المکرمہ از عبدالمعبود صفحہ ۲۸)

غرضیکہ بیت اللہ کی سب سے پہلی تعمیر حضرت آدم علیہ السلام کے ذریعے سے ہوئی اس لئے خانہ کعبہ کیلئے قرآن کریم میں''بیت العتیق'' (الحج ۳۰) یعنی پرانا گھر اور ''اول بیت'' (آل عمران ۹۷) یعنی پہلا گھر وغیرہ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ اب ایک اہم سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ خانہ کعبہ سب سے پہلے کس Building Material سے تعمیر کیا گیا اس بارے میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ آسمان سے پتھر نازل ہوئے جن میں سے اب بھی ایک پتھر کالے رنگ کے اعتبار سے حجر اسود (یعنی کالا پتھر) کہلاتا ہے۔

اس کی وضاحت کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجلس عرفان سے ایک دلچسپ نوٹ پیش کرتا ہوں۔

'' ایک دوست نے حجر اسود کے بارے میں سوال کیا حضرت صاحب نے فرمایا یہ بڑا پرانا سوال ہے جو آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بھی اُٹھا تھا آپؐ نے فرمایا تھا کہ جب پہلی بار خانہ کعبہ تعمیر ہوا تو یہ پتھر اس کے لئے آسمان سے اُترا تھا اور جب زمین میں داخل ہوا تو یہاں کے گناہوں سے آلودہ ہو کر کالا سیاہ ہو گیا حالانکہ جب آسمان سے چلا تھا تو بالکل سفید پتھر تھا۔

اس ارشاد نبویؐ سے صاف پتہ چلتا ہے کہ تمثیلی زبان میں بات ہو رہی ہے کیونکہ پتھر کے تو کوئی گناہ نہیں ہوتے اور نہ گناہ ان پر اثر کرتے ہیں۔ عین ممکن ہے کہ وہ علاقہ جہاں خانہ کعبہ تعمیر ہوا وہاں آسمان سے شہاب ثاقب گرے ہوں اور اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہو کہ پہلے خانہ خدا میں جو پتھر استعمال ہوں وہ ظاہری صورت میں بھی آسمان سے آئے ہوں اور ان پر ارشاد نبویؐ بالکل صادق آتا ہے کہ اگر آسمان سے پوری طرح سفید پتھر بھی چلے تو جب وہ زمین کی کثیف فضاء میں داخل ہوتا ہے تو اس کو آگ لگ جاتی ہے پتھر کا جو حصہ نیچے پہنچتا ہے وہ جھلس کر سلیٹی یا کالی رنگت میں بدل جاتا ہے یہ ہرگز بعید نہیں کہ ایسا واقعہ ہوا ہو اور وہ پتھر جو گرے ہوں وہ خانہ کعبہ کی بنیادوں میں استعمال کئے گئے ہوں۔ یہ نہ عقل کے خلاف ہے نہ سائنسی مشاہدہ کے خلاف ہے نہ موقع و محل کے مضمون کے خلاف ہے۔

یہ بات بھی تاریخی طور پر ثابت ہے کہ خانہ کعبہ پر کئی دور آئے ہیں ابتداء زمانہ سے یہ گھر مٹتا بھی رہا پھر بنتا بھی رہا۔ رفتہ رفتہ پرانے پتھر ضائع ہو گئے صرف یہی ایک پتھر بچا ہوا ہے جسے آغاز کی یاد کے طور پر سنبھال کر رکھا ہوا ہے''۔

اس سے محبت اور عشق ایک قدرتی بات ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو بوسہ دیتے ہوئے یہ فرمایا کرتے تھے کہ تو ایک پتھر ہی تو ہے۔

میں نے رسول اللہ ﷺ کو چومتے نہ دیکھا ہوتا تو ہرگز تجھے بوسہ نہ دیتا اس سے شرک کا جو احتمال تھا اس کی نفی ہو جاتی ہے''۔

(مجلس عرفان کراچی ۲۶ / اگست ۱۹۸۳ء مطبوعہ الفضل ربوہ ۱۸ / نومبر ۱۹۹۸ء صفحہ نمبر ۳)

تعمیر ابراہیمی

ارشاد باری تعالیٰ ہے فرمایا! واذ بوانا لابراھیم مکان البیت (الحج: ۲۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا یوں ترجمہ فرمایا ہے۔

'' جب ہم نے ابراہیم کو دوبارہ بنانے کے لئے وہ مکان دکھلایا جہاں ابتداء میں بیت اللہ تھا''۔

(تفسیر سورۃ الحج جلد تفسیر مریم تا عنکبوت صفحہ ۱۱۷)

معلوم ہوتا ہے کہ یہ دکھانا کشفی طور پر تھا جس کے بعد حضرت ابراہیمؑ نے اپنی بیوی حضرت ہاجرہؓ اور کمسن بیٹے حضرت اسماعیلؑ کو صفا اور مروہ دو پہاڑیوں کے درمیان ایک وادی جسے قرآن کریم نے وادی غیر ذی ذرع کہا ہے میں لا کر چھوڑا جہاں آپ کو عالم کشف میں بیت اللہ دکھایا گیا تھا اور اس کے چند سال بعد اپنے بیٹے کی مدد سے دعاؤں کے ساتھ اس جگہ بیت اللہ کی بنیادیں اُٹھائیں جیسا کہ فرمایا!

واذ یرفع ابراھیم القواعد من البیت واسمعیل ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

(البقرہ: ۱۲۸)

اس آیت کا حضرت مصلح موعود نے بامحاورہ اردو ترجمہ اس طرح کیا ہے ''اور (اس وقت کو بھی یاد کرو) جب ابراہیم اُس گھر کی بنیادیں اٹھا رہا تھا اور (اس کے ساتھ) اسمٰعیل بھی (اور وہ دونوں کہتے جاتے تھے) اے ہمارے رب ہماری طرف سے (اس خدمت کو) قبول فرما تو ہی (ہے جو) بہت سننے والا اور بہت جاننے والا ہے چنانچہ ایک دوسرے مقام پر اللہ اسے حضرت ابراہیم کی طرف منسوب کر کے فرماتا ہے۔

فیہ ایت بینت مقام ابراھیم۔ ومن دخلہ کان امنا وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا۔ (آل عمران: ۹۸)

یعنی اس میں کئی روشن نشانات ہیں وہ ابراہیم کی قیام گاہ ہے اور جو اس میں داخل ہو وہ امن میں آ جاتا ہے اور اللہ نے لوگوں پر فرض کیا ہے کہ وہ اس گھر کا حج کریں یعنی جو بھی اس تک جانے کی توفیق پائے۔ حضرت ابراہیمؑ کی تعمیر کے بعد خانہ کعبہ پر کئی ادوار آئے اس وقت کعبہ سرخ ٹیلہ پر تعمیر ہوا تھا اس کے چاروں طرف زمین نشیب میں تھی اور اس طرح اس مقدس گھر کو سیلاب کی دسترس سے محفوظ رکھا گیا لیکن وادی ابراہیم میں بار بار سیلاب آنے کی وجہ سے مسلسل مٹی اور پتھر جمع ہوتا رہا جس سے صورتحال متضاد ہو گئی یعنی اردگرد کی زمین اونچی اور حرم شریف نیچے ہو گیا۔

خانہ کعبہ کو مرور زمانہ کے ساتھ بعض اوقات نقصان بھی پہنچتا رہا ہر قوم یا قبیلہ اس کی تعمیر اور مرمت کرتا رہا جس کے ذمہ اس کی خدمت لگی ہوتی تھی۔

چنانچہ حضرت ابراہیمؑ کے بعد بنو جرھم، خزاعہ اور قریش نے اپنے اپنے وقت میں اس کی تعمیر اور مرمت وغیرہ کا کام کیا چنانچہ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر کردہ عمارت کعبہ جب منہدم ہو گئی تو عمالقہ نے اسے بنایا۔

(اعلام الاعلام صفحہ ۳۲ تاریخ مکۃ المکرمہ صفحہ ۵۵)

قریش میں آنحضرت ﷺ کے جد امجد قصی نے بھی ایک بار اس کی تعمیر کا شرف حاصل کیا۔

ابتداء میں کعبہ پر کوئی غلاف وغیرہ نہ ہوتا تھا لیکن بعد میں یمن کے ایک بادشاہ تبع اسعد نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ وہ کعبہ کو غلاف چڑھا رہا ہے چنانچہ اس نے کعبہ پر غلاف چڑھوا دیا۔ اس کے بعد غلاف چڑھانے کی رسم جاری ہو گئی اور اسلام میں بھی یہ رسم جاری رہی۔

بیت اللہ کے چار کونے چار ارکان کہلاتے ہیں اور ہر ایک الگ الگ نام سے موسوم ہے مشرقی کونہ حجر اسود کے نام سے موسوم ہے شمال مشرقی کونہ رکن عراقی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے شمالی کونہ رکن شامی یا غربی کہلاتا ہے اور جنوب مغربی کونے کو رکن یمانی کہتے ہیں۔

دیوار کا وہ حصہ جو حجر اسود اور دروازے کے درمیان ہے الملتزم یعنی جہاں چمٹا جائے کہلاتا ہے کیونکہ طواف کرنے والے دعا اور الحاح وزاری کرتے وقت اس دیوار سے چمٹ جاتے ہیں۔ کعبے کے باہر کی طرف ایک سنہری پرنالہ شمال مغربی دیوار کے بالائی کنارے سے نیچے لٹکا ہوا ہے۔ یہ پرنالہ میزاب الرحمۃ کے نام سے مشہور ہے۔

قریش کی تعمیر

آنحضرت ﷺ کے دعویٰ نبوت سے پہلے قریش کی تعمیر کعبہ کا ذکر تاریخ اسلام کا ایک اہم واقعہ ہے بیت اللہ شہر کے نشیبی علاقہ میں واقع ہونے کی وجہ سے سیلاب اور امتداد زمانہ اور مرور ادوار کے باعث اس کی دیواریں بوسیدہ ہو گئی تھیں۔ چنانچہ قریش نے اس کی تعمیر جدید کا منصوبہ بنایا جیسا کہ

مختلف واقعات سے پتہ چلتا ہے یہ منصوبہ کئی سالوں میں تکمیل پذیر ہوا۔قریش نے پتھروں کی تراش وخراش کرکے ذخیرہ کر رکھا تھا حسن اتفاق سے انہی دنوں ایک رومی تاجر کا مال بردار جہاز طوفان کے باعث حجاز کی قدیم بندرگاہ شعیبیہ کے ساحل سے ٹکرا کر پاش پاش ہوگیا اس میں لوہا، عماراتی لکڑی اور سنگِ مرمر لدا ہوا تھا قریش نے رئیس مکہ ولید بن مغیرہ کو ایک وفد کے ساتھ جدہ بھیج دیا جہاں سے انہوں نے مضبوط اور عمدہ لکڑی حاصل کرلی جدید تعمیر کیلئے جب بیت اللہ منہدم کرنے کا مسئلہ درپیش ہوا تو قریش ڈرتے تھے کہ خدا کا گھر گرانے سے کوئی آفت نہ آجائے آخر ہمت کرکے ولید بن مغیرہ نے اس کام کو شروع کیا جب قوم نے ایک رات انتظار کرکے دیکھ لیا کہ ولید پر اس وجہ سے کوئی آفت نہیں آئی تو پھر سب شامل ہوگئے اس مقصد کے لئے قریش کے مختلف قبائل کے درمیان حصے تقسیم ہوگئے دراصل نئی عمارت کے واسطے سامان جمع کرنے اور پرانی عمارت کو منہدم کرنے کا کام ایک کافی لمبا وقت چاہتا تھا چنانچہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی ریسرچ کے مطابق اس کی تیاری آنحضرت ﷺ کی ابتدائی زندگی میں ہی شروع ہوگئی تھی۔

بہرحال آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں قریش نے جب خانہ کعبہ دوبارہ تعمیر کیا تو انہوں نے اس کے اندر کچھ ترمیمات بھی کیں۔ جہاز کی جو لکڑی خریدی گئی تھی وہ ساری چھت کیلئے کافی نہ تھی اس لئے قریش کعبہ کی اس جدید تعمیر کو دور ابراھیمی کی بنیادوں پر کھڑا نہیں کرسکے بلکہ ایک طرف سات ہاتھ جگہ چھوڑنی پڑی۔ اس چھوڑے ہوئے حصہ کو حطیم یا حجر کہتے ہیں اور آنحضرت ﷺ نے اپنے دور نبوت میں اسے کعبہ کا ہی حصہ قرار دیا ہے چنانچہ اب بھی طواف کے وقت اس حصہ (یعنی حطیم) کے باہر سے ہوکر گزرنا ضروری ہوتا ہے۔

اس منصوبہ کو حجر اسود تک پہنچتے ہوئے کئی سال لگے اور اس وقت قریش کے درمیان سخت جھگڑا کھڑا ہوگیا تھا کہ کون سا قبیلہ اس مقدس پتھر کو اپنے مقام پر رکھے ہر قبیلہ اس عزت کے لئے جان دینے کیلئے تیار تھا۔ بالآخر ایک رئیس ابوامیہ بن مغیرہ نے مشورہ دیا کہ جو شخص کل صبح سب سے پہلے حرم کے اندر آتا دکھائی دے اُسے حکم تسلیم کرلیا جائے چنانچہ یہ مشورہ تسلیم کرلیا گیا اگلے روز لوگوں کی آنکھیں جو اٹھیں تو کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ تشریف لا رہے ہیں اس وقت آپ کی عمر پینتیس سال کے قریب بیان کی جاتی ہے آپ کو دیکھ کر قریش پکار اٹھے هذا الامین رضینا۔

کہ امین۔ امین۔ ہم اس کے فیصلے پر راضی ہیں چنانچہ جھگڑے کے باعث جو کام کچھ عرصے سے بند پڑا تھا آپ ﷺ کے فیصلہ کے بعد شروع ہوگیا آپ ﷺ نے اپنی چادر لی اور اس پر حجر اسود کو رکھ دیا اور فیصلہ کیا کہ تمام قبائل قریش اس کے کونے پکڑ کر اوپر اٹھائیں جب چادر مقام مقصود پر پہنچی تو آپؐ نے اپنے دستِ مبارک سے اسے چادر پر سے اتار کر اس کی جگہ پر رکھ دیا۔

اس تعمیر کے دوران جو ترمیمات کی گئیں وہ یہ ہیں کعبہ کی بلندی کو زیادہ کرکے اس کے اوپر چھت ڈالی گئی اس سے پہلے چھت نہ تھی۔اس کے اندر چھ ستون بنائے اور چھت میں ایک روشن دان بنایا۔

کعبہ کے دروازہ کو اونچا کردیا اس طرح کعبہ کی بلندی ۱۳ فٹ ۶ انچ (4.11 میٹر) سے 37 فٹ یعنی 9.28) میٹر ہوگئی۔

تعمیر ابراہیمی میں کعبہ مستطیل مکان کی شکل میں تھا قریش نے حطیم کا حصہ چھوڑ کر تقریباً مربع شکل بنا دیا چھت کے ساتھ پرنالہ بنایا جس کا پانی حطیم میں گرنے لگا چھت پر چڑھنے کیلئے رکن عراقی کی جانب لکڑی کا زینہ بھی بنایا۔

یہ واقعات آنحضرت ﷺ کے دعویٰ نبوت سے قبل کے ہیں۔ بعد میں ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ نے دریافت کیا یا رسول اللہ! بیت اللہ کا دروازہ اس قدر بلند کس مصلحت کے پیش نظر رکھا گیا؟ اور یہ کمان کی مانند خم دار دیوار (حطیم) کی حقیقت کیا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ''عائشہ! تیری قوم نے اتنا بلند دروازہ اس غرض سے رکھا کہ کعبہ میں جسے چاہیں داخل ہونے دیں اور جس کو نہ چاہیں محروم کردیں۔ آپؐ نے فرمایا حطیم خانہ کعبہ کا ہی حصہ ہے اور قریش نے اسے اس لئے باہر چھوڑ دیا تھا کہ ان کے پاس خرچ تھڑ گیا تھا۔

اے عائشہ اگر تیری قوم نئی نئی مسلمان نہ ہوئی ہوتی اور مجھے ان کے تزلزل کا خطرہ نہ ہوتا تو میں ان کی تعمیر کردہ عمارت کو گرا کر پھر اصل ابراہیمی بنیادوں پر ساری عمارت کو تعمیر کرتا اور حطیم کو اس کے اندر شامل کردیتا اور اس کے دروازہ کو نیچا کردیتا اور اس کے موجودہ دروازہ کے مقابل پر ایک اور دروازہ بھی لگواتا۔ (بخاری کتاب الحج)

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی تعمیر

آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد سن ۶۴ ہجری میں جب کسی وجہ سے کعبہ کی عمارت کو نقصان پہنچا تو حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے جو اس وقت مکہ کے حاکم تھے حطیم کو خانہ کعبہ میں شامل کرکے اس کی پھر تعمیر کی اور اس طرح آنحضرت ﷺ کی اس خواہش کو پورا کیا نیز کعبہ کے اندر چھ ستونوں کی بجائے صرف تین ستون بنوائے۔ حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کی تعمیر کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے دیواروں کی چنائی چونا سے کروائی اس سے پہلے Dry Stone Masonary تھی نیز دیواروں کو ساڑھے چالیس فٹ بلند کردیا دیواروں اور چھت پر کستوری اور عنبر سے خوشبودار پلستر کروایا نیز دیباج یعنی سفید ریشم، قباطی یعنی مصری کستان، السی سے تیار شدہ باریک نفیس کپڑے کا غلاف چڑھایا۔

عبدالمالک بن مروان نے جب مکہ پر غلبہ حاصل کیا تو اس خیال سے کہ جب آنحضرت ﷺ نے اس کام کو اپنی زندگی میں نہیں کیا تو اور کسی کا کیا حق ہے کہ وہ کعبہ کی عمارت میں بنیادی تبدیلی کرے حجاج بن یوسف کو حکم دیا کہ عبداللہ بن زبیر کی تعمیر کو گرا کر پھر اسی رنگ میں عمارت بنوادی جائے جس طرح وہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں تھی چنانچہ حجاج بن یوسف گورنر نے ایسا ہی کیا مگر تین ستونوں والی تبدیلی کو بحال رکھا۔

سلطان مراد خان عثمانی کی تعمیر

حجاج بن یوسف نے ۷۴ھ (۶۹۳ء) میں کعبہ تعمیر کیا اس کے بعد کبھی کبھار اس کی اصلاح ومرمت کا کام تو ہوتا رہا لیکن اسے منہدم کرکے نئے سرے سے تعمیر کرنے کی نوبت نہیں آئی لیکن حجاج بن یوسف کی تعمیر کے تقریباً ایک ہزار سال (۹۶۶ سال) بعد مکہ میں سخت بارش ہوئی اور زبردست سیلاب آیا جس کے باعث کعبہ منہدم ہوگیا چنانچہ ۱۰۴۰ھ میں سلطان مراد خان عثمانی نے اس کو پھر تعمیر کیا۔

عہد سعود میں کعبہ کی تعمیر جدید

محرم ۱۳۷۷ھ میں شاہ سعود بن عبدالعزیز نے کعبہ کی چھتیں تبدیل کرنے کا حکم دیا کیونکہ طویل مدت گزر جانے کے باعث لکڑی کو بھی دیمک لگ گیا اور وہ کمزور ہوگئی۔ شاہی فرمان کے مطابق علماء انجینئروں اور کاریگروں پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس نے جائزہ لے کر فیصلے کئے اوپر والی چھت کے ساتھ اندرونی چھت کو بھی تبدیل کیا جائے، دیواروں کی حسب ضرورت ترمیم واصلاح کی جائے، کعبہ شریف کے اندر دیواروں کا سنگ مرمر تبدیل کیا جائے چنانچہ ایسے ہی کیا گیا۔

مسجد حرام یا حرم شریف کی تعمیر و توسیع

قرآن پاک میں مسجد حرام کا ذکر کئی مقامات پر آیا ہے البقرہ آیت ۱۴۵، ۱۵۱، ۱۵۰ بنی اسرائیل آیت ۲، سورۃ فتح آیت ۲۸، ۴۹ وغیرہ۔

ابتداء میں خانہ کعبہ کے اردگرد نہ کوئی چار دیواری تھی اور نہ ہی مکانات تھے بلکہ اس کی تمام اطراف کھلی پڑی تھیں۔ لوگ کعبہ کے احترام میں اردگرد مکان نہیں بناتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جد امجد قُصی بن کلابؒ نے اپنی حکومت کے دوران دارالندوہ کی بنیاد رکھی جو حطیم کے سامنے واقع تھا پھر کعبہ کے چاروں طرف گھر بننے لگے جن کے دروازے کعبہ کی طرف رکھے گئے اس طرح کعبہ اور مکانات کے درمیان مطاف (صحن) اور مکانات بطور چار دیواری بن گئے۔

اسلام کے آغاز اور روز افزوں ترقی کے ساتھ زائرین کثرت سے آنے لگے چنانچہ حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں ۱۷ھ (۶۳۸ء) میں پہلی بار حرم شریف کی توسیع کا منصوبہ بنایا گیا۔ قریش کے ملحقہ مکانات خرید کر منہدم کئے گئے اور حرم شریف کو کشادہ کیا گیا اور اس کے گرد چار دیواری بنادی گئی جس پر چراغ رکھ کر حرم میں روشنی کی جاتی تھی اردگرد مکانات کے درمیان راستوں کے مطابق دیوار میں بھی راستے بنائے گئے۔

حضرت عثمانؓ کے عہد مبارک میں ۲۶ھ (مطابق ۶۴۶ء) میں مزید مکانات خرید کر حرم کو اور وسیع کیا گیا۔

اس کے بعد حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے ایک بڑی حویلی دس ہزار درہم میں خرید کر حرم میں شامل کردی جس سے حرم کی وسعت میں بہت اضافہ ہوا انہوں نے حرم شریف کے برآمدے بھی بنوائے۔

بنو اُمیہ کے عہد میں خلیفہ عبدالملک بن مروان اور بعد میں خلیفہ ولید بن عبدالملک نے علی الترتیب برآمدوں کی چھت بنوائی اور تمام ستونوں کی سونے سے Skirting کروائی اور نئے ڈیزائن کے عالیشان طرز کے برآمدے بنوائے تمام ستون سنگ مرمر کے بنوائے یہ واقعات ۹۱ھ مطابق ۷۱۰ء تک کے ہیں۔

خلیفہ ابو جعفر منصور نے ۱۳۸ھ (۷۴۵ء) میں حرم کے شمال میں مکان خرید کر مسجد میں شامل کرلئے۔ جنوبی سمت میں بارانی نالہ (وادی ابراہیم) کی وجہ سے توسیع ممکن نہ ہوسکی۔ خلیفہ ابو جعفر منصور نے حرم کے چاروں طرف Arch Type محرابوں والے خوبصورت برآمدے تعمیر کروائے مسجد میں نقش و نگار اور زیبائش اور آرائش کروائی اور صفا کی جانب باب بنی جمح پر بطور یادگار عبارت لکھوائی جس میں توسیع کا بھی ذکر کیا۔ تعمیر مکمل ہونے پر حج کیا اور قریش پر بے انداز خزانہ نثار کیا۔

اس کے بعد خلیفہ مہدی عباسی نے ۱۶۰ھ کے قریب حرم شریف کے بالائی حصہ میں بہت عمدہ وسعت کروائی انہوں نے حرم اور سعی کے درمیان دار لقوارير کے نام سے ایک سرائے بھی بنوائی۔ اس طرح زیریں حصہ میں بھی باب ابراہیم تک توسیع کروائی اور شمال میں موجودہ قدیم تعمیر کی انتہاء تک توسیع کروائی اور جنوب میں قبہءشراب (صفا کی جانب زمزم کی ایک سبیل) تک توسیع کروائی۔ خلیفہ کے فرمان پر شام اور ایران سے سنگ مرمر کے ستون سمندر کے رستے جدّہ کے قریب قدیم بندرگاہ شعیبیہ پہنچائے گئے جہاں سے بیل گاڑیوں کے ذریعہ مکہ مکرمہ لائے گئے۔

۱۶۷ھ میں خلیفہ مہدی عباسی نے حرم کی دوبارہ اس طرح توسیع کی کہ کعبہ حرم کے درمیان میں آجائے اس کی وفات کے بعد اس کے بیٹے ابی موسیٰ ہادی نے اس کام کو جاری

رکھا۔

۱۷۲ھ میں ابو جعفر احمد بن المتوکل علی اللہ بن الرشید عباسی کے دور میں باب ابراہیم کی جانب سے حرم کی دیوار کمزور ہو گئی اور اسی طرح زبیدہ بنت ابی جعفر المنصور کا محل حرم شریف کی چھت پر گر گیا جس سے حرم کو نقصان پہنچا اس پر انہوں نے مکہ کے گورنر کے ذریعے حرم کی تعمیر و مرمت کا کام کروایا یہ ۲۷۲ھ کا واقعہ ہے۔ انہوں نے مرمت شدہ دیوار پر پتھر لگا کر عبارت لکھوائی۔

۲۸۴ھ میں خلیفہ ابوالعباس احمد المعتضد کے دور میں دارالندوہ کی سمت اضافہ ہوا اور سیلاب کی روک تھام کیلئے وادی ابراہیم کو گہرا کروایا مسجد حرام کی چھت تبدیل کروائی باب کعبہ پر سونا چڑھایا حطیم کا فرش بنوایا مطاف کا فرش مکمل کروایا اور دارالندوہ کو منہدم کر کے مسجد میں شامل کیا اور حرم کے وہ دروازے بھی اس میں داخل کر دیئے جو اس طرف کھلتے تھے نئے دروازے بھی بنوائے مسجد کے چاروں طرف برآمدہ بنایا اور ایک بلند و بالا مینار بھی بنوایا بعد میں ۳۰۰ھ میں قاضی مکہ محمد بن موسیٰ نے اس کی تجدید کروائی۔

ابو الفضل جعفر المتقدر باللہ بن المعتضد باللہ نے بھی حرم کی توسیع میں حصہ لیا مغربی جانب خلیفہ ہارون الرشید کی ملکہ زبیدہ نے ۲۰۸ھ میں دو محل بنوائے تھے محلات اور حرم کے درمیان ایک میدان تھا جسے خلیفہ نے حرم میں داخل کر لیا خلیفہ المقتدر باللہ کی توسیع کے بعد حرم شریف کے طول میں تقریباً ۸۲ فٹ اور عرض میں ۹۸ فٹ کا اضافہ ہوا۔

حرم میں آتش زدگی اور حرم کی تعمیر نو

۲۸ شوال ۸۰۲ھ ہفتہ کی شب حرم میں آتش زدگی کا حادثہ پیش آیا اس حادثہ میں حرم شریف کو تین اطراف سے نقصان پہنچا ۱۳۰ ستون جل کر خاکستر ہوگئے سیلاب کی تباہ کاریوں اور آتشزدگی کے واقعات کی وجہ سے حرم کی تعمیر نو ضروری ہو گئی چنانچہ ۸۰۳ھ میں ملک الناصر خرج بن برقوق کی طرف سے بیسق الظاہری مصری حجاج کے امیر کی حیثیت سے مکہ آئے انہوں نے حرم کی صفائی کروائی غربی اور جنوبی سمت کے ستونوں کی بنیادیں کھدوائیں قدیم بنیادوں سے نئی بنیادیں اٹھائیں جبل کعبہ کا پتھر استعمال کیا دو پتھروں کے درمیان سریا رکھ کر پگھلا ہوا سکہ ڈال کر سطح زمین تک بھرا پھر سنگ مرمر کی Skirting کے ساتھ پتھر کے ستون چھت تک بنوائے ان کے اوپر ایک لکڑی چڑھائی (لکڑی سے Cladding کروائی) اور اس طرح مغربی جانب کی تعمیر مکمل کروائی۔

شامی جانب سفید سنگ مرمر کے ستون بنوا کر لوہے کی چادریں اوپر چڑھائی گئیں۔

اواخر شعبان ۸۰۴ھ میں ستونوں کا کام مکمل ہوا چھت باقی تھی 805ھ میں امیر بیسق کام بند کر کے لکڑی کا معقول انتظام کرنے مصر چلا گیا اور 807ھ میں واپس آکر چھت کا کام شروع کیا اس کیلئے اس نے صنوبر کی لکڑی بلادِ روم سے منگوا کر اسے رنگا رنگ نقش و نگار سے مزین کیا اور طائف سے عرعر (چیل) کی لکڑی منگوا کر باقی ضرورت کو پورا کیا۔ مغربی جانب پوری چھت اسی لکڑی سے مکمل کروائی۔ مشرقی یمانی اور شمالی چھت میں قندیلیں لٹکانے کیلئے تانبے اور لوہے کی زنجیریں لٹکائی گئیں بہر حال تینوں جانب کے علاوہ حسب ضرورت چھت کی اصلاح اور تعمیر کا زرِ کثیر سے کام مکمل کروانے کی سعادت حاصل کی۔

کچھ عرصے بعد حرم کی چھت کی لکڑی دیمک لگ جانے سے کمزور ہو گئی۔ ۹۷۹ھ میں سلطان سلیم خان عثمانی کو صورت حال سے مطلع کیا گیا سلطان نے حسین الحسینی کے زیر نگرانی حرم کی ساری پختہ چھت بنوانے کا فیصلہ کیا۔

۱۵ ربیع الاول ۹۸۰ھ کو چھت گرانے کا کام شروع ہوا پھر ستون اکھاڑے گئے کام کا افتتاح ایک عظیم الشان تقریب سے ہوا جس میں مشائخ، علماء، قضاۃ، صلحاء، غرباء، فقراء، رؤساء اور دیگر معززین شہر شریک ہوئے تلاوت کے بعد بہت سی گائیں بکریاں بھیڑیں ذبح کر کے فقراء اور خدام حرم میں تقسیم کی گئیں اور سنگ مرمر کے قدیم ستونوں کے درمیان زرد پتھر کے نئے ستون بنائے گئے اس مقصد کیلئے جدّہ کی جانب ایک پہاڑ سے پتھر حاصل کیا گیا۔ سنگ مرمر کے تین اور زرد پتھر کے ایک ستون پر حلقے قائم کر کے گنبد بنا دیئے گئے ستونوں کی قطاروں میں یکسانیت رکھی گئی یوں معلوم ہوتا تھا کہ کعبہ کے سامنے ستونوں کی صفیں باادب دست بستہ کھڑی ہیں ابھی مشرق اور شمال میں ہی کام تکمیل پزیر ہوا تھا کہ سلطان سلیم خان کا رمضان ۹۸۲ھ میں انتقال ہو گیا اس کے بعد ان کے فرزند سلطان مراد خان عثمانی نے ۳۰ سال کی عمر میں رمضان ۹۸۳ھ میں تخت نشین ہو کر مغربی اور جنوبی حصہ میں کام مکمل کروایا دروازوں کھڑکیوں سیڑھیوں اور دیگر کاموں کو مضبوطی اور خوبصورتی کے ساتھ پورا کروایا۔ قبوں کے اوپر چاند تبدیل کروا کر پیتل کے چاند مصر سے بنوائے اور ان پر سونے کا پانی چڑھایا جس سے حرم کی زینت میں بے پناہ اضافہ ہوا۔

برساتی نالہ تیس سال سے صاف نہیں ہوا تھا۔ ۱۴ جمادی الاول ۹۸۳ھ کو زبردست سیلاب آیا جو حرم کے اندر بھی داخل ہو گیا جس سے حرم میں سات نمازیں ادا نہ ہو سکیں سیلاب ختم ہونے پر حرم کی صفائی کروائی گئی اور نالہ کی اصلاح اور گہری کھدائی کی گئی حرم کی تعمیر جدید اور نالہ کی کھدائی وغیرہ پر لکڑی کی قیمت کے علاوہ ایک لاکھ دس ہزار دینار خرچ ہوئے۔

وادیٔ ابراہیم

وادیٔ ابراہیم کا نالہ حرم شریف کے جنوب سے گزرتا ہے اس میں طغیانی کے باعث کعبہ شریف اور حرم محترم کو کئی بار نقصان پہنچا۔ ۱۳۷۵ھ میں سعودی حکومت نے ایک جامع منصوبہ کے تحت اس نالہ کو زیر زمین تعمیر کیا جو دارارقم کے قریب سے شروع ہو کر سعی اور حرم سے گزرتا ہوا باب ملک عبدالعزیز کے سامنے سے مسفلہ کی طرف چلا جاتا ہے اس کی چوڑائی ۴ سے ۶ میٹر اور لمبائی ۲ کلو میٹر ہے دوسرا نالہ باب السلام کے قریب حرم کے نیچے سے گزرتا ہوا باب ملک عبدالعزیز کے باہر بڑے نالہ میں آملتا ہے۔

سعودی حکومت کی توسیع حرم

خلیفہ المقتدر باللہ کی توسیع کے ۱۰۷۰ سال گزر جانے کے بعد سلطان عبدالعزیز آل سعود نے حرم شریف کی توسیع کا فرمان جاری کیا کیونکہ سفر کی سہولتوں میں غیر معمولی اضافہ ہو چکا تھا اور حجاج کرام کی تعداد میں کئی گنا اضافہ ہو رہا تھا ہزاروں سے لاکھوں حجاج ہو گئے تھے ۱۳۷۰ھ میں مسجد نبوی کی توسیع سے فارغ ہو کر ۱۳۷۵ھ (۱۹۳۸ء) میں حرم شریف کی توسیع کا ایک جامع منصوبہ تیار کیا گیا۔ جیاد اور مسعی میں مکانات اور دکانوں کو منہدم کیا گیا۔ جمعرات ۲۳ شعبان ۱۳۷۵ھ (۱۹۳۸ء) میں نئی تعمیر کا سنگ بنیاد رکھنے کیلئے ایک باوقار تقریب منعقد ہوئی جس میں سلطان عبدالعزیز اور سعودی عرب کے وزراء علماء اور معززین کے علاوہ دیگر اسلامی ممالک کے نمائندوں کو بھی شامل کیا گیا سنگ بنیاد رکھنے کے بعد سیمنٹ کنکریٹ سے بنیادیں بھری گئیں ذیقعدہ تک بنیادیں مکمل کر لی گئیں اور ذوالحجہ میں حجاج کرام نے اطمینان سے حج کا فریضہ ادا کیا۔

۱۳۷۷ھ (۱۹۴۰ء) کے اوائل میں دوسری اطراف میں مکانات اور دکانیں گرانے کا کام شروع کیا گیا۔ مجموعی طور پر توسیع و تعمیر کا کام تین مرحلوں میں ہوا۔ پہلے برساتی نالہ حرم سے جنوبی سمت میں تعمیر کیا گیا پھر مسعی کی دو منزلہ عمارت تعمیر ہوئی اور بعد ازاں پُر شکوہ دو منزلہ برآمدے بنائے گئے جن میں سے پہلا برآمدہ ساڑھے دس میٹر اور دوسرا ۱۰۱ میٹر اونچا ہے حرم شریف کی توسیع اور کعبہ کی مرمت کا کام ۱۳۸۵ھ (۱۹۴۸-۴۹ء) میں مکمل ہوا۔ اس طرح مسلسل دس سال تک کام جاری رہا۔ اس نئی سعودی توسیع میں بیک وقت ۳ لاکھ نمازیوں کی گنجائش رکھی گئی جب کہ قدیم تعمیر اور صحن حرام اس کے علاوہ ہے بہترین سنگ مرمر اور دوسرے پتھر مکہ کے قرب و جوار کے پہاڑوں سے نکال کر مخصوص اوزاروں اور مشینوں سے تراشے گئے اور عجیب و غریب لیکن دلربا عربی طرز کے نقش و نگار کئے گئے ہیں پتھروں کو تراشنے کیلئے جدّہ میں ایک مستقل کارخانہ بنا دیا گیا ہے۔

حرم کی سابقہ عمارت کو اس طرح رکھا گیا ہے جو اب آثار قدیمہ میں شمار ہوتی ہے۔ لیکن نئی اور پرانی عمارت کو تمام اطراف سے اس خوبصورتی سے ملا دیا گیا ہے کہ کسی قسم کا کوئی نقص یا کمی محسوس نہیں ہوتی۔

نئی سعودی توسیع کے بعد حرم کی پیمائش ۱۹۰،۰۰۰ مربع میٹر ہو گئی ہے جب کہ قدیم عمارت ۲۹،۱۲۷ مربع میٹر تھی اس پر مجموعی اخراجات ۸۰۰ ملین سعودی ریال آئے ہیں جو تمام سعودی حکومت نے برداشت کئے ہیں کسی دوسری اسلامی حکومت کو شامل نہیں کیا گیا۔

سعودی حکومت میں شاہ خالد اور شاہ فہد کے دور میں مزید توسیع بھی ہوئی ہے مسجد حرام کی موجودہ عمارت میں اضافہ کیا گیا ہے یہ مغربی جانب سوق الصغیر کی طرف اور باب عبدالعزیز Al-Umrah (Kings Gate) کے درمیان ہے۔

Ext. Building کا Floor Area 57,000 مربع میٹر ہے اس کے علاوہ Additional Roof Area 19,000 مربع میٹر ہے اس طرح کل Floor Area 76,000 مربع میٹر بنتا ہے اور 140,000 مزید نمازیوں کی گنجائش ہو گئی ہے اس طرح اس Extention کے بعد مسجد سمیت حرم کی کل پیمائش 190,000 سے 309,000 مربع میٹر ہو گئی ہے اور اب بیک وقت 605,000 نمازی سہولت کے ساتھ نماز ادا کر سکتے ہیں۔

اس توسیع کے مطابق ایک اضافی صدر دروازہ اور ۱۴ ثانوی دروازے بنائے گئے ہیں جب کہ پہلے ۳ صدر دروازے اور ۲۷ ثانوی دروازے حرم کی مسجد میں داخل ہونے کیلئے تھے۔

سات موجودہ میناروں کے ساتھ دو اس طرح کے مزید مینارے بنائے گئے ہیں ہر مینار ۸۹ میٹر بلند ہے اور سب ایک ہی طرح کے لگتے ہیں۔ Ext. Building میں دو نئے Escalator شامل کئے گئے ہیں ایک شمال کی طرف اور دوسرا جنوب کی طرف جس کی Capacity 15000 افراد فی گھنٹہ ہے۔

بیت اللہ کی غیر معمولی شان

اس گھر کی عجیب شان ہے دنیا کے کونے

باقی صفحہ (۱۰) پر ملاحظہ فرمائیں

مولوی اطہر حسین شاہ جسکی ایماء پر تخت ہزارہ پاکستان میں احمدی شہید ہوئے

تحریک ختم نبوت پاکستان کا رکن اور منشیات کا عادی ہے

پاکستانی اخبار The News ۳ دسمبر ۲۰۰۰ء کی تفصیلی رپورٹ

تخت ہزارہ کے سانحہ پر 'دی نیوز' کے عارف شمیم اپنی تحقیقاتی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔

دس نومبر ۲۰۰۰ء کی رات ضلع سرگودھا کے ایک چھوٹے سے گاؤں تخت ہزارہ۔ کی جماعت احمدیہ کے افراد کو اس نوع کے پہلے بد ترین حملہ سے جانی نقصان اُٹھانا پڑا۔ ان پر حملہ آور وہی لوگ تھے جو ان کے ساتھ عشروں سے رہائش پذیر تھے۔ ایک سو افراد کے بے قابو ہجوم نے احمدیوں کی عبادت گاہ (مسجد) پر حملہ کر کے پانچ عبادت گزاروں کو قتل کر دیا۔ اور بعد کے تصادم میں دونوں اطراف کے ایک درجن افراد زخمی ہو گئے۔

ایک تفصیلی تحقیقی رپورٹ سے یہی امر ثابت ہوتا ہے کہ اس نوعیت کے سنگین خون خرابہ کی کوئی ٹھوس بنیاد یا وجہ موجود نہیں تھی۔ تاہم مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولوی اطہر حسین شاہ نے ایک نیزہ بردار کا کردار ادا کر کے احمدیوں کے خلاف اشتعال ضرور پیدا کیا۔ مجلس تحفظ والوں کا کہنا ہے کہ جب اطہر شاہ نے دو صد کے جلوس کے ساتھ احمدیہ عبادت گاہ کے سامنے جاکر ان کے خلاف نعرہ بازی کی تو احمدیوں نے شاہ کو اپنی بیت الذکر (مسجد) کے اندر لے جاکر مارا پیٹا۔ تو فوراً ہی یہ افواہ جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی کہ شاہ کو قتل کر دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی قریبی مسجد سے اعلان ہونے لگے کہ شاہ کے قتل کا بدلہ لینے کیلئے اہل ایمان (مسلمان) پہنچ جائیں۔ اس طرح مسلمان مشتعل ہو کر حملہ آور ہوئے جس کے نتیجہ میں احمدی قتل ہوئے۔ یہ بات بھلوال کے اسسٹنٹ کمشنر سید علی نے دی نیوز سے بات چیت کرتے ہوئے گذشتہ ہفتہ بتائی۔ لیکن گاؤں کے باشندے کہانی بیان کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اطہر شاہ کی احمدیوں سے مخاصمت ہی اس کی پہچان رہی ہے۔ سات نومبر کو گاؤں کے ایک لڑکے اسمٰعیل کا ہاتھ مشین میں آکر کٹ گیا تو یہ بات گاؤں میں پھیلا دی کہ ایک احمدی نے طنزاً کہا ہے کہ اسمٰعیل کو خدا کی طرف سے یہ سزا ملی ہے کیونکہ گاؤں کے لوگ احمدیوں یا ان کے لیڈروں کو برا بھلا کہتے ہیں۔ اس افواہ پر اطہر شاہ نے احمدیوں کے خلاف اپنی منصوبہ بندی رکارروائی شروع کر دی، یہ بات گاؤں کے ایک باشندہ کے علاوہ جماعت اسلامی کے ایک رکن نے بھی 'دی نیوز' کو اس شرط کے ساتھ بتائی کہ نام نہ ظاہر کئے جائیں۔ احمدی افراد ان الزامات کو مسترد کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ سب کچھ صرف ایک شخص شاہ اور اس کے چند حواریوں کا احمدیوں کے خلاف یک طرفہ نفرت انگیز کارروائیوں کا نتیجہ ہے اس کے علاوہ اور کوئی وجہ نہیں ہے۔

تخت ہزارہ کی جماعت احمدیہ کے صدر منصور احمد صاحب منصور جن کا پندرہ سالہ لڑکا مدثر بھی اسی حملہ میں قتل کر دیا گیا، نے کہا کہ ہم کسی کو ایذاء دینے یا برانگیختہ کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتے۔ ہم ایسا کیوں کریں گے جب کہ ہم جانتے ہیں کہ ہماری محدود سی حقیر تعداد کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتی آپ نے الزام لگایا کہ اطہر حسین شاہ ایک جانا پہچانا منشیات کا عادی شخص ہے اور جس کا علاقہ کے غلط کار لوگوں سے تعلق ہے۔ لیکن وہ کبھی بھی مذہبی آدمی نہیں رہا۔ تقریباً دو سال قبل گاؤں میں آکر اس نے جعلی طبابت کی دوکان کھول کر اسے احمدیوں کے خلاف ایک اڈہ کے طور پر استعمال کرنا شروع کر دیا۔ اطہر ہمیشہ اپنے ہاتھ میں ایک کلہاڑی رکھتا تھا جسے وہ اپنی چھڑی کے طور پر بھی استعمال کرتا۔ اور جب اس نے اپنے شریک جرم ہمراہوں کے ساتھ احمدیہ عبادت گاہ پر حملہ کیا تو اس نے اپنی اسی کلہاڑی سے عبادت گاہ کا لکڑی کا دروازہ توڑا تھا، منصور احمد نے اس بات کی تردید کی کہ اشرف لوہار کے بیٹے اسمٰعیل کے خلاف کوئی بات کی گئی یا اطہر حسین کو پیٹا گیا۔ ہمارا مذہب ہمیں صبر و برداشت کی تعلیم دیتا ہے۔ اور اس خوفناک وحشیانہ حادثہ کے بعد بھی ہم اپنی مذہبی تعلیم پر عمل پیرا ہیں، صدر جماعت احمدیہ نے آگاہ کیا۔

ایک دوسرے احمدی افضل محمود جن کے بھائی عارف محمود عمر ۳۲ سال اور والد نذیر احمد عمر ۶۵ سال کو بھی قتل کیا گیا، نے بتایا کہ دونوں کو ذبح کرنے کے طریق پر قتل کیا گیا۔ اور قتل کرنے کے بعد بھی حملہ آور اتنے غضبناک اور خوف خدا سے بے نیاز تھے کہ بے جان انسانی جسموں کی حرمت کا بھی کچھ پاس نہ کیا اور عبادت گاہ کی دوسری منزل کی چھت سے دونوں .... جسموں کو نیچے سڑک پر پھینک دیا، بظاہر اس مذہبی یا فرقہ وارانہ واقعہ کے پیچھے اصل وجہ ۲۵ مرلہ کا وہ قطعہ زمین ہے جس پر احمدیہ مسجد تعمیر شدہ ہے۔ زمین کا یہ جھگڑا دو سال قبل اس وقت شروع ہوا جب اطہر شاہ اس گاؤں میں آیا۔ اور آتے ہی مقامی انتظامیہ کو درخواست دے دی کہ یہ زمین مرکزی حکومت کی ملکیت ہے لہٰذا احمدیوں سے واپس لے کر اسے نیلام کیا جائے۔ اس پر ایک انکوائری کمیٹی بنائی گئی جو ایک تحصیل دار اور دو ایس ایچ اوز پر مشتمل تھی۔ کمیٹی نے فیصلہ دیا کہ یہ زمین احمدیوں کی ہی ملکیت ہے۔ لیکن احمدیوں کو اپنی عبادت گاہ کے ساتھ اپنی ملکیتی زمین پر مزید کچھ تعمیر کرنے سے روک دیا گیا۔ احمدیہ عبادت گاہ سے ملحق بارہ عدد دو کانیں بھی ہیں جو احمدی اور غیر احمدی افراد کو کرایہ پر دی ہوئی ہیں۔ منصور احمد کے مطابق احمدیوں نے یہ زمین ۱۹۶۸ء میں ایک مقامی زمیندار سے خریدی تھی جو ایک نمبردار کا بھائی تھا۔ اس زمیندار کا لڑکا زندہ گواہ موجود ہے جو اس کی تصدیق کرتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہم اپنی زمین پر کچھ تعمیر نہیں کر سکتے۔ منصور احمد نے دکھ بھرے لہجہ میں بیان کیا۔....

جماعت احمدیہ کے افراد نے ''دی نیوز'' کو بتایا کہ ۱۰ نومبر کے اس سنگین واقعہ سے کچھ دیر قبل تک تقریباً چالیس افراد احمدیہ عبادت گاہ میں موجود تھے۔ شام کی نماز کے بعد زیادہ تر احمدی اپنے گھروں کو لوٹ گئے اور عبادت گاہ میں تقریباً آٹھ افراد رہ گئے جنہوں نے مسجد کا کواڑ اندر سے بند کر لیا تھا۔ لیکن حملہ آوروں نے زبردستی لکڑی کے دروازے کو توڑ کر مسجد کے اندر آکر عمارت اور سامان کی توڑ پھوڑ شروع کر دی۔ اور قریب کی مسجد کے سپیکر سے اعلان کر دیا کہ اطہر شاہ کو قتل کر دیا گیا ہے۔ اس اچانک حملہ سے خوف زدہ ہو کر نہتے احمدی مسجد کی چھت پر چڑھ گئے۔ عارف محمود، نذیر احمد، ماسٹر احمد، مبارک احمد بھی اوپر چھت پر جانے والوں میں شامل تھے پھر بھی ان سب کو چھت پر پیچھا کر کے قتل کر دیا گیا۔ جب کہ زخمی مدثر احمد کے علاوہ ایک اور شخص ڈھ رانجھا ہسپتال میں پہنچ کر دم توڑ گئے۔ عبادت گاہ کے ایک حصہ اور چار دیواری کو مکمل طور پر تباہ کر دیا۔ اور نماز پڑھنے والے ہال کو آگ لگا دی گئی جس سے مقدس مذہبی کتب (قرآن مجید) سامان اور دوسری چیزیں جل کر راکھ ہو گئیں زخمی ہونے والے احمدیوں کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل کرایا گیا۔

گاؤں کے لوگوں کا کہنا ہے کہ جو کچھ بھی ہوا محض پاگل پن کی وجہ سے ہوا۔ اسی پاگل پن کے جوش نے اکثریتی فرقہ کو بے قابو کر دیا۔ ہمارے اقلیتی فرقہ کے بھائی اس قسم کے قہر آلود، غضبناک سلوک کے نہیں بلکہ ہمدردی، و دلجوئی کے مستحق تھے۔ ہم سب اہل گاؤں کی یہی سوچ ہے۔ لیکن ہمارے اندر اس جرات کا فقدان ہے۔ اور ہم کھل کر پوری ہمت سے اس قسم کی حرکتوں پر تنقید نہیں کر سکے۔ خدا ہمیں عقل سمجھ عطا کرے۔ ان خیالات کا اظہار ایک مقامی دکاندار نے کیا۔

لیکن چار ہزار کی آبادی والے اس گاؤں میں ایک باشعور، عزم و ہمت اور جرات و اخوت کی پیکر شخصیت بھی موجود ہے جس نے کھل کر انسانیت کا ساتھ دیا اور وہ ہے شکوراں بیگم ۔۔۔ ایک باحوصلہ سنی مسلمان خاتون۔ جنہوں نے آگے بڑھ کر گاؤں کے نہتے احمدی خاندانوں کو ہر ممکن مدد پہنچائی اور ان کے ساتھ مسلسل رابطہ قائم رکھا۔ انہوں نے کہا:

''ہم یہاں طویل عرصہ سے اکٹھے رہتے چلے آرہے ہیں۔ ہم ایک دوسرے کے دکھ سکھ خوشی غمی میں شریک ہوتے ہیں۔ اور میں سمجھتی ہوں کہ ان کے ساتھ زیادتی کا ناروا سلوک کیا گیا ہے۔ انہیں ہماری جرات مندانہ عملی حمایت کی ضرورت ہے''۔

تخت ہزارہ کی خاتون کی یہ بلند آہنگ پکار امید کا وہی پیغام دیتی ہے جو رانجھا کی پنجابی شاعری کا لب لباب اور خلاصہ یعنی باہمی پیار و محبت اور انسانیت ہے۔ (ترجمہ از ایم۔ ایس۔ خالد)

دُعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5. Sooterkin Street, Calcutta-700 072
Ph: SHOWROOM : 237-2185,236-9893 WAREHOUSE : 343-4006, 343-4137 RESI : 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX : 91-33-236-9893

کوئٹے میں بسنے والے مسلمان اس مقدس گھر کی طرف رُخ کر کے اپنی عبادات بجالاتے ہیں پاکستان، ہندوستان، مسقط وغیرہ میں بسنے والے مسلمانوں کا رُخ مغرب کی طرف، مراکش، طرابلس وغیرہ والوں کا رُخ مشرق کی طرف، زنجبار اور ماسکو وغیرہ والوں کا رُخ جنوب کی طرف اور اس طرح دیگر ممالک کے عبادت گزار اپنی اپنی Orientation کے مطابق اس گھر کی طرف رُخ کر کے عبادات بجالاتے ہیں جیسا کہ حکم ہُوا۔

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ (البقرہ:۱۰)

"اور تو جس جگہ سے بھی نکلے اپنی توجہ (رُخ) مسجد حرام کی طرف پھیر دے اور یہ حکم یقیناً تیرے رب کی طرف سے آئی ہوئی صداقت ہے"۔

جن لوگوں کو توفیق ملتی ہے وہ اس مبارک گھر میں پہنچ کر اس کا عاشقانہ انداز میں طواف کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہیں کیونکہ ہمارے سیّد و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰؐ کی یہی سنت ہے۔

میں اپنی معروضات کو حضرت مسیح موعودؑ کی اس تحریر پر ختم کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں۔

"اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو نہ خانہ کعبہ بناتا اور نہ اس میں حجر اسود رکھتا۔ لیکن چونکہ اس کی عادت ہے کہ روحانی امور کے مقابل پر جسمانی امور بھی نمونہ کے طور پر پیدا کر دیتا ہے تاکہ وہ روحانی امور پر دلالت کریں اسی عادت کے موافق خانہ کعبہ کی بنیاد ڈالی گئی۔

اصل بات یہ ہے کہ انسان عبادت کیلئے پیدا کیا گیا ہے اور عبادت دو قسم کی ہے۔

۱۔ایک تذلل اور انکسار

۲۔دوسری محبت اور ایثار

تذلل، ایثار اور انکسار کیلئے نماز کا حکم ہوا جو جسمانی رنگ میں انسان کے ہر ایک عضو کو خشوع اور خضوع کی حالت میں ڈالتی ہے یہاں تک کہ دلی سجدہ کے مقابل پر اس نماز میں جسم کا بھی سجدہ رکھا گیا ہے تاکہ جسم اور روح دونوں عبادت میں شامل ہوں۔.........

ایسا ہی عبادت کی دوسری قسم میں بھی جو محبت اور ایثار ہے انہیں تاثیرات کا جسم اور روح میں عوض معاوضہ ہے۔ محبت کے عالم میں انسانی روح ہر وقت اپنے محبوب کے گرد گھومتی ہے اور اس کے آستانہ کو بوسہ دیتی ہے ایسا ہی خانہ کعبہ جسمانی طور پر محبان صادق کیلئے ایک نمونہ دیا گیا ہے اور خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ دیکھو یہ میرا گھر ہے اور یہ حجر اسود میرے آستانہ کا پتھر ہے اور ایسا حکم اس لئے دیا تاکہ انسان جسمانی طور پر اپنے ولولہ عشق اور محبت کو ظاہر کرے۔ سو حج کرنے والے حج کے مقام میں جسمانی طور پر اس گھر کے گرد گھومتے ہیں اس کے گھر کے گرد عاشقانہ طواف کرتے ہیں اور اس پتھر کو خدا کے آستانہ کا پتھر تصوّر کر کے بوسہ دیتے ہیں اور یہ جسمانی ولولہ روحانی تپش اور محبت کو پیدا کر دیتا ہے۔... کوئی مسلمان خانہ کعبہ کی پرستش نہیں کرتا اور نہ حجر اسود سے مرادیں مانگتا ہے بلکہ صرف خدا کا قرار دادہ ایک جسمانی نمونہ سمجھا جاتا ہے۔ بس (چشمہ معرفت صفحہ ۹۱ تا صفحہ ۹۳)

پھر آپ فرماتے ہیں!

"جیسا کہ ایک بیت اللہ نیچے زمین پر ہے ایسا ہی ایک آسمان پر بھی ہے جب تک آدمی اس کا طواف نہ کرے اس کا طواف بھی نہیں ہوتا"

براءۃ الحقائق جلد سوم مجموعہ فتاویٰ احمدیہ مرتبہ محمد فضل صاحب چنگوی صفحہ ۲۶ بحوالہ خطبات تعمیر بیت اللہ کے تیئس عظیم الشان مقاصد فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ صفحہ ۶۷)

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

جلسہ یوم مصلح موعود رضی اللہ عنہ

مسعود پور (ہریانہ):۔ جماعت احمدیہ مسعود پور میں یوم مصلح موعودؓ کا جلسہ خاص اہتمام کے ساتھ منایا گیا۔ جلسہ کی کاروائی مکرم ومحترم صدر صاحب جماعت احمدیہ مسعود پور کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ خاکسار کی تلاوت کے بعد مکرم سرجیت خان صاحب نے نظم پڑھی۔ مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے پیشگوئی مصلح موعودؓ پڑھکر سنائی۔ مکرم راجش خان صاحب اور صدر صاحب مسعود پور نے سیرت مصلح موعودؓ پر تقریر کی آخر پر خاکسار نے مصلح موعودؓ کی سیرت کے مختلف پہلو پر روشنی ڈالی۔ بعدہٗ صدر اجلاس نے دعا کروائی اور دعا کے ساتھ یہ بابرکت مجلس ٹھیک رات گیارہ بجے اختتام پذیر ہوئی۔ (محمد برکات اللہ معلم مسعود پور ہریانہ)

شموگہ (کرناٹک):۔ اس جلسہ کی کاروائی مکرم میر شفیع الرحمٰن صاحب کی صدارت میں ہوئی تلاوت اور نظم کے بعد جلسہ کی پہلی تقریر مکرم میر شفیع الرحمٰن نے کی دوسری تقریر مکرم میر مظہر الحق صاحب نے کی تیسری تقریر مکرم میر سراج الحق نے کی اس کے بعد چوتھی تقریر مکرم شیخ مبین احمد صاحب نے اور پانچویں تقریر مکرم سید منان احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی ہوئی۔ آخری تقریر مکرم مولوی سید شکر اللہ صاحب مبلغ سلسلہ شموگہ کی ہوئی۔ صدر اجلاس کی دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ (میر سراج الحق سیکریٹری تعلیم و تربیت شموگہ کرناٹک)

رپورٹ وقف عارضی جیند زون

الحمد للہ امسال رمضان المبارک میں طے شدہ پروگرام کے مطابق کہ ہر زون کے واقفین و داعیین الی اللہ دوسرے زون میں جا کر وقف عارضی کریں گے۔ ہریانہ کے باقی علاقوں کی طرح جیند زون کے داعیان الی اللہ نے بھی وقف عارضی کی بابرکت سکیم میں حصہ لیا ہے۔ اس وقف عارضی میں جیند زون سے مکرم ہوا سنگھ صاحب آف باس اور مکرم ضلع خان صاحب آف جیند مورخہ 19/12/2000 کو بھوانی زون میں گئے۔ جبکہ مکرم بیرو دین صاحب نے ملک پور، ڈھلکنی، نارنوں میں وقف عارضی کا فریضہ تین یوم تک سرانجام دیا جس کے نتیجہ میں ان جگہوں سے نو مبائعین۔ عید الفطر کی نماز ادا کرنے کے لئے جیند مشن میں تشریف لائے۔

اسی طرح حصار زون میں کرنال زون سے واقفین تشریف لائے۔ انہوں نے لون، بھیمن، حسن گڑھ، بوڑیا وغیرہ جماعتوں میں وقف عارضی کی ہے۔ اور حصار زون سے واقفین کرنال زون گئے۔

الحمد للہ یہ وقف عارضی کی سکیم کافی فائدہ مند رہی۔ اب کئی گاؤں سے مطالبے آرہے ہیں کہ وقف عارضی کے لئے ہمارے گاؤں میں بھی آئیں۔ دعا ہے کہ اللہ اسکے بہتر نتائج برآمد فرمائے۔ (طاہر احمد طارق مبلغ جیند ہریانہ)

جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ میں رمضان المبارک کے لیل و نہار

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان کا مبارک مہینہ 28 نومبر 2000 سے شروع ہوا۔ حافظ مکرم ریحان صاحب نے رمضان کے دوران قرآن مجید کا مکمل ایک دور ختم کیا۔ روزانہ صبح بعد نماز فجر حدیث شریف اور بعد نماز عصر قرآن مجید کا درس ہوتا خاکسار کے علاوہ مکرم مولانا نصیر احمد صاحب خادم فاضل اور مکرم عبد الحفیظ صاحب درس دیتے رہے۔ رمضان کے آخری عشرہ میں چند احباب کو مسجد فضل عمر میں اعتکاف کی توفیق ملی بعد نماز فجر احباب مسجد میں ہی تلاوت کلام پاک کرتے۔ مکرم سیٹھ سہیل صاحب امیر جماعت کی خاص ہدایت کے مطابق بعد نماز تراویح تقریری کوچنگ کلاس کا اہتمام کیا گیا تھا۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ احباب کے اندر تقریر کی قوت پیدا ہو اور علم میں بھی اضافہ ہو۔ مورخہ ۲۸ دسمبر ۲۰۰۰ کو تمام احباب نے عیدگاہ میں نماز عید ادا کی چنتہ کنٹہ کے علاوہ دوسرے مقامات سے بھی احباب تشریف لائے تھے۔ پورا رمضان چنتہ کنٹہ میں اس سال زیادہ سردی رہی۔ تاہم نہایت گرم جوشی سے اہالیان چنتہ کنٹہ رمضان کی برکات سمیٹنے میں کوشاں رہے۔ اللہ تعالیٰ سب کی عبادات کو شرف قبولیت بخشے۔ (پی ایم محمد رشید۔ مبلغ سلسلہ چنتہ کنٹہ)

تبلیغ دیں و نشرِ ہدایت کے کام پر ...... مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون: 629443

QURESHI ASSOCIATES

Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.

Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)
Tel : 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992

Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road
Daryaganj New Delhi-110002
(INDIA)

ESTD:1898

MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES

M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS

NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

بقیہ صفحہ: (1)

براہین احمدیہ میں شائع ہو چکے ہیں جن کے شائع ہونے پر اب چھبیس برس سے زیادہ عرصہ گذر گیا۔ اور یہ وہ زمانہ تھا جس میں مجھے کوئی بھی نہیں جانتا تھا نہ کوئی موافق تھا نہ مخالف۔ کیونکہ مَیں اُس زمانہ میں کچھ بھی چیز نہ تھا اور ایک احدٌ من الناس اور زاویہ گمنامی میں پوشیدہ تھا پھر بعد اس کے آہستہ آہستہ ترقی ہوئی اور جیسا کہ خدا تعالیٰ نے تیس بتیس برس پہلے پیشگوئی کی تھی وہ سب باتیں ظہور میں آگئیں اور اب تک کئی لاکھ انسان قادیان میں آکر سلسلہ بیعت میں داخل ہو چکا ہے اور درحقیقت اس کثرت سے لوگ بیعت کیلئے قادیان میں آئے کہ اگر مجھے یہ الہام یاد نہ ہوتا وَلا تصعر لخلق الله ولا تسئم من الناس تومَیں ان کی ملاقاتوں سے تھک جاتا۔ اور جیسا کہ شرط ہے طریق اخلاق کو بجا نہ لا سکتا مگر یہ خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہے کہ اُس نے اِن واقعات سے تیس بتیس برس پہلے مجھ کو ان واقعات کی خبر دیدی اور ڈاکخانوں کے رجسٹروں سے تحقیق ہو سکتا ہے کہ اب تک مالی فتوحات میں کئی لاکھ روپیہ آچکا ہے اور اس سے زیادہ وہ روپیہ ہے جو لوگ خود آکر دیتے ہیں اور بعض لوگ خطوط کے ذریعہ سے نوٹ بھیج دیتے ہیں اور تخمیناً تین ہزار کے قریب اِس سلسلہ کی ہر ایک مد کا ماہواری خرچ ہے جس سے ظاہر ہے کہ ان دنوں میں ماہوار آمدنی بھی اسی قدر ہے۔ حالانکہ جس زمانہ میں ان فتوحات مالیہ کی پیشگوئی براہین احمدیہ میں شائع ہوئی تھی اُس زمانہ میں کوئی شخص ایک پیسہ سالانہ بھی نہیں دیتا تھا اور نہ کوئی امید تھی اور اس پیشگوئی پر تیس بتیس برس گزر گئے اور اُس زمانہ کی ہے جبکہ سال میں ایک پیسہ بھی کسی طرف سے نہیں آتا تھا اور نہ کوئی میری جماعت میں داخل تھا بلکہ مَیں اُس تخم کی طرح تھا جو زمین کے اندر پوشیدہ ہو جیسا کہ براہین احمدیہ میں جس کے شائع ہونے پر چھبیس برس گزر گئے خدا تعالیٰ نے میری نسبت یہ گواہی دی ہے اور وہ یہ الہام ہے۔ ربِّ لَا تذرنی فرداً وَّاَنتَ خَیرُ الوارثین ۔ یعنی دُعا کر کہ اے خدا مجھے اکیلا مت چھوڑ۔ اِس سے ظاہر ہے کہ مَیں اُس وقت جبکہ یہ پیشگوئی فرمائی گئی اکیلا تھا۔ اور پھر دوسرا الہام براہین احمدیہ میں میری نسبت یہ ہے کَزَرْعٍ اخرج شطأه یعنی میں اُس بیج کی طرح تھا جو زمین میں بویا گیا اور نہ صرف یہ الہامات ہیں بلکہ اِس قصبہ کے تمام لوگ اور دوسرے ہزارہا لوگ جانتے ہیں کہ اُس زمانہ میں درحقیقت مَیں اُس مردہ کی طرح تھا جو قبر میں صدہا سال سے مدفون ہو.... اور کوئی نہ جانتا ہو کہ یہ کس کی قبر ہے بعد اس کے خدا تعالیٰ کی قدرت نے وہ جلوے دکھلائے کہ جو اُس کی ہستی پر دلالت کرتے ہیں۔

اور پھر خدا تعالیٰ نے اِسی پر بس نہیں کی بلکہ صدہا دُعائیں میری قبول کیں جن میں سے نمونہ کے طور پر اس کتاب میں درج ہیں۔ ہر ایک نے جو میرے پر مقدمہ کیا اس میں مَیں نے ہی فتح پائی اور فتح سے پہلے مجھے خبر دی گئی کہ تیرا دشمن مغلوب ہوگا اور ہر ایک نے جو مجھ سے مباہلہ کیا آخر خدا نے یا تو اُسے ہلاک کیا اور یا ذلت اور تنگیٔ معاش کی زندگی اُس کو نصیب ہوئی یا اُس کی قطع نسل کی گئی اور ہر ایک جو میری موت چاہتا رہا اور بدزبانی کی آخر وہ آپ ہی مر گیا۔ اور اتنے نشان خدا نے میری تائید میں دکھلائے کہ وہ شمار سے باہر ہیں۔ اب کوئی خدا ترس جس کے دِل میں خدا کی عظمت ہے اور کوئی دانشمند جس کو کچھ حیاء اور شرم ہے یہ بتلادے کہ کیا یہ امر خدا تعالیٰ کی سنّت میں داخل ہے کہ ایک شخص جس کو وہ جانتا ہے کہ وہ مفتری ہے اور خدا تعالیٰ پر جھوٹ بولتا ہے اس سے خدا تعالیٰ یہ معاملات کرے؟ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جب سلسلہ الہامات کا شروع ہوا تو اُس زمانہ میں مَیں جوان تھا اب مَیں بوڑھا ہوا اور ستّر سال کے قریب عمر پہنچ گئی اور اُس زمانہ پر قریباً پینتیس سال گذر گئے۔ مگر میرا خدا ایک دن بھی مجھ سے علیحدہ نہیں ہوا۔ اُس نے اپنی پیشگوئیوں کے مطابق ایک دنیا کو میری طرف جھکا دیا۔ مَیں مفلس اور نادار تھا۔ اُس نے لاکھوں روپے مجھے عطا کئے اور ایک زمانہ دراز فتوحات مالی سے پہلے مجھے خبر دی اور ہر ایک مباہلہ میں مجھ کو فتح دی اور صدہا میری دُعائیں منظور کیں اور مجھ کو وہ نعمتیں دیں کہ مَیں شمار نہیں کر سکتا۔ پس کیا یہ ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ اِس قدر فضل اور احسان ایک شخص پر کرے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اُس پر افتراء کرتا ہے جبکہ مَیں میرے مخالفوں کی رائے میں تیس بتیس برس سے خدا تعالیٰ پر افترا کر رہا ہوں اور ہر روز رات کو اپنی طرف سے ایک کلام بناتا ہوں اور صبح کہتا ہوں کہ یہ خدا کا کلام ہے اور پھر اس کی پاداش میں خدا تعالیٰ کا مجھ سے یہ معاملہ ہے کہ وہ جو اپنے زعم میں مومن کہلاتے ہیں اُن پر مجھے فتح دیتا ہے اور مباہلہ کے وقت میں اُن کو میرے مقابل پر ہلاک کرتا ہے یا ذلت کی مار سے پامال کر دیتا ہے اور اپنی پیشگوئیوں کے مطابق ایک دنیا کو میری طرف کھینچ رہا ہے اور ہزاروں نشان دکھلاتا ہے اور اِس قدر ہر ایک میدان میں اور ہر ایک پہلو سے اور ہر ایک مصیبت کے وقت میں میری مدد کرتا ہے کہ جب تک اُس کی نظر میں کوئی صادق نہ ہو ایسی مدد اُس کی وہ کبھی نہیں کرتا اور نہ ایسے نشان اُس کیلئے ظاہر کرتا ہے۔

(حقیقت الوحی صفحہ ۲۶۲)

سبب سے بڑی منڈی آج افغانستان ہے۔ اور جس میں آج پاکستان کے لاکھوں نوجوان ملوث ہو کر اپنی زندگیوں کو تباہ کر چکے ہیں۔ پس یہ وہ بھیانک شکل ہے آج کے جہاد کی جس کو ملاؤں کے فتووں کی توثیق و تصدیق حاصل ہے جی ہاں اس جہاد کی جس کی نشانیاں آج پاکستان کے ایماء پر یوپی کے دیوبندی مدرسوں میں آئے دن ملتی رہتی ہیں اور جو ایک خاص منصوبہ بند طریق سے ہندوستان میں بھی پھیلایا جا رہا ہے۔ (باقی) (منیر احمد خادم)

بقیہ صفحہ: (۲)

وقت کے علماء اسلام کہلانے والوں نے بجائے آپ کی مشفقانہ نصیحتوں پر کان دھرنے کے آپ پر کفر کا فتویٰ لگا کر نعوذ باللہ من ذالک آپ کو واجب القتل قرار دے دیا اور خدا کی طرف سے آنے والے مامور پر کفر کا فتویٰ لگانے کے بھیانک نتائج آج اس قوم کے سامنے ہیں۔ کاش یہ خدا کے مامور کی نصیحتوں پر کان دھر کر

☆-اس دَور میں جہاد بالسیف سے باز آجاتے

☆-وہ قتل مرتد کے فتووں پر شرمسار ہوتے

☆-وہ غیر مسلموں سے نفرت کے فتووں کو واپس لیتے

لیکن یہ خدا کے مامور کی باتوں کا انکار کر کے سَو سال سے جہاد کے ایک ایسے چنگل میں پھنس گئے ہیں جس سے نکلنا اب اُن کے بس کی بات نہیں رہی۔ مسلمانوں میں خلافت کے فقدان اور افسوسناک اِفتراق وتشتت کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ آج اُن کی تلواریں غیروں کی نسبت اپنوں کی گردنوں پر زیادہ چل رہی ہیں پاکستان افغانستان عراق ایران۔ کویت اور دیگر کئی مسلمان ممالک جہاں مسلمان مسلمانوں کے ساتھ جہاد کر رہے ہیں نہ صرف یہ کہ خود مسلمانوں کے گلے کاٹ رہے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی دعوت دے رہے ہیں کہ وہ بھی مسلمان بھائیوں کے جسموں پر چھریاں چلائیں اس کارنامے کے لحاظ سے سعودی عرب کی وہابی حکومت تمام مسلم ممالک میں پیش پیش ہے۔ جہاں اب ''مجاہدین'' کے بم دھماکوں کی آوازیں سنائی دینے لگی ہیں۔

علاوہ اس آپسی جہاد کے وہ جہاد جو مسلم ممالک کا اسرائیل کے ساتھ یا دیگر غیر مسلم ممالک کے ساتھ جاری ہے ان میں سے کسی ایک جہاد میں بھی سو سال سے مسلمانوں کو کبھی جہاد کے نام پر غلبہ حاصل نہیں ہوا اس کی ایک ظاہری وجہ یہ ہے کہ جہاد کے فتوے تو جاری کئے جاتے ہیں تبلیغ کی خاطر غیر مسلموں کو مغلوب کرنے کے عقیدے تو ہیں لیکن انہیں مغلوب کرنے کیلئے ہتھیار بھی انہی سے مانگے جاتے ہیں ان دنوں تمام مسلمان ممالک ہتھیاروں کیلئے ان تمام ممالک کے محتاج ہیں جن کے خلاف یہ جہاد کا اعلان کرتے ہیں بندوقوں سے لے کر سمندری اور ہوائی جہاز اور راکٹ سب ان ملکوں سے بھیک مانگے جاتے ہیں جن کو تبلیغ کی خاطر مغلوب کرنے کا نظریہ ہے۔ (دیکھو اشرف علی تھانوی دیوبندی کی کتاب اسلامی حکومت و دستور مملکت صفحہ ۴۶۷) حیرت یہ ہے کہ نہ صرف اسلحہ بلکہ جدید اسلحہ کو چلانے کی ٹرینگ بھی انہی ممالک کے اساتذہ سے لی جاتی ہے۔ جو ایک طرف انہیں جہاد کی خاطر اسلحہ چلانا سکھاتے ہیں تو دوسری طرف ان مسلم ممالک کی فوجوں میں جاسوسی کے ناسور بن کر پلتے رہتے ہیں۔ پس یہ تو دنیا میں ہر طرف پھیلائے جانے والے جہاد کی شکست کا ظاہری راز ہے۔ اور اس کی دوسری وجہ دراصل یہ ہے کہ انہوں نے مامور زمانہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی نصیحتوں کا انکار کر کے آپ پر کُفر کے فتوے لگائے ہیں۔

پس ہمارا یہ چیلنج ہے کہ گزشتہ سو سال سے جب سے کہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام تشریف لائے ہیں کوئی ہم کو ثابت کر کے دکھائے کہ کبھی کوئی مسلمان ملک کسی کافر ملک سے جہاد کے نام پر لڑنے گیا ہو اور پھر فتح و کامرانی اس کو نصیب ہو گئی ہو۔ فتح و کامرانی تو دُور کی بات ہے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان سے منہ موڑ کر مسلمان ممالک اخلاقی عمل اور سیاسی اعتبار سے دن بدن کمزور ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

یہ تو تھی ان مسلمانوں کی حالت جو مسلم ممالک میں ہیں لیکن وہ مسلمان جو مسلم ممالک کے باہر قیام پذیر ہیں وہ مسلم ممالک کے جہاد کے غلط عقیدہ اور اس کے مطابق عمل سے کسی بھی طرح محفوظ نہیں کیونکہ وہ اپنے علماء کے فتووں کے نتیجہ میں اپنے مسلم ممالک کے بھائیوں کی مجاہدانہ کارروائیوں میں ظاہری و مخفی طور پر مدد کرنے کیلئے مجبور ہیں کیونکہ کافروں کو بزور اسلام کی طرف مائل کرنے کا عقیدہ یا تبلیغ کی راہوں کو ہموار کرنے کیلئے جہاد کے ذریعہ غلبہ حاصل کرنے کا عقیدہ انہیں مجبور کرتا ہے کہ وہ ان فتووں پر سر تسلیم خم کریں۔ یہی وہ تلخ حقیقت ہے جس کی وجہ سے آج پاکستان کے جہاد میں ہندوستانی مسلمانوں کو بھی شک کی نظر سے دیکھا جا رہا ہے۔ اور بعض مسلمان اپنے بزرگ علماء کے فتووں کی وجہ سے اپنے مسلم بھائیوں کے جہاد میں ان کی امداد پر مجبور ہیں۔ چنانچہ آج مختلف جگہوں پر مجاہدانہ کارروائیاں یہاں تک کہ اسلامی مدرسوں میں مجاہدوں کی موجودگی اور تلاشیاں اسلام کے نام پر مختلف جگہوں پر بم دھماکے کیا یہ اس جہاد کا حصہ نہیں ہیں جس کی شروعات ضیاء الحق نے امریکہ کو خوش کرنے کیلئے اولاً افغانستان کو دہریہ روس سے بچانے کیلئے کی تھی اور امریکہ کے ایماء پر کثرت سے افغان پناہ گزین پاکستان میں بسائے گئے تھے اور پھر رشیا کی فوجوں کے واپس چلے جانے کے بعد ایک طرف تو افغانی مسلمان آپس میں حکومت و سلطنت کی ہوس میں اپنے مسلمان بھائیوں کے گلے کاٹنے لگے تو دوسری طرف وہ لاکھوں پناہ گزین جو امریکہ کی مدد ختم ہونے کی وجہ سے بے سر و سامان اور بیکار ہو گئے تھے پاکستان میں جہاد کے نام پر تیار کئے جانے لگے جن کے ہاتھوں میں تلواریں پکڑا کر اور دلوں میں جذبہ جہاد بھر کر ان کا رُخ ہندوستان اور دیگر ممالک کی طرف کر دیا گیا اور وہ اسلحہ جو امریکہ نے روس کی مخالفت میں افغانستان پاکستان بھیجا تھا وہ پڑوسی ممالک میں تخریبی کارروائیوں پر صَرف ہونے لگا۔ اس جہاد کا ایک تاریک پہلو یہ بھی ہے کہ اس کیلئے بعد میں اسلحہ کی خرید اس نشہ آور زہر کے فروخت کے ذریعہ بھی کی گئی جس کی

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
50 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)
Vol - 50 Thursday, 8 March 2001 Issue No: 10

(0091) 01872-70757
01872-71702
FAX:(0091) 01872-70105

بقیہ صفحہ: (۱)

سے کام نہ لیا جائے اور بغیر غور کے جو منہ میں آئے کہہ دیا جائے یہ بھی ایک خیانت ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مشورہ کے تعلق سے متعدد احادیث بیان کرتے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث بیان فرمائی کہ لا خلافة الا ان مشورہ کہ خلافت کا انعقاد رائے اور مشورہ لینے کے بغیر درست نہیں نیز خلافت کے نظام کا ایک اہم ستون مشاورت ہے۔فرمایا یہ امر واقعہ ہے کہ مشاورت سے بہتر خلیفہ کی رہنمائی کرنے والی اور کوئی چیز نہیں ہوتی تمام دنیا میں مشورے ہو رہے ہیں ان کے مشوروں کے خلاصے یہاں پہنچ رہے ہیں تفصیلی مشورہ بھی اور بساوقات خلاصے بھی اور ساری دنیا کے احمدیوں کے دماغ کا نچوڑ ہے جو خلیفہ کو ملتا ہے اور اس پہلو سے خلیفہ کی مثال تو شہد کی مکھی کی ملکہ والی ہے ساری اپنی محنتوں کا نچوڑ اس کے سامنے پیش کر دیتی ہیں اور اسی کے گرد سب اکٹھی ہو جاتی ہیں پس اللہ تعالیٰ جماعت میں ہمیشہ خلفاء کو بھی مشاورت پر قائم رکھے اور ساری جماعت کو اپنے بہترین مشورے دینے کی توفیق عطا فرمائے احادیث بیان کرنے کے بعد حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے بعد ائمہ امت جائز امور کے بارہ میں اہل علم لوگوں میں سے امین لوگوں سے مشورہ طلب کیا کرتے تھے تاکہ معاملہ کی آسان صورت کو اختیار کریں اور جب کتاب وسنت سے کوئی معاملہ واضح ہوتا تو پھر رسول اللہ ﷺ کی متابعت میں اس کے خلاف نہ جاتے حضرت ابوبکر کی رائے یہ تھی کہ مانعین زکوة سے قتال کیا جائے حضرت عمرؓ نے کہا آپ ان سے کیسے قتال کر سکتے ہیں جبکہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کروں حتی کہ وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کریں. جب وہ لا الہ الا اللہ کہہ دیں تو ان کے خون اور ان کے اموال میری طرف سے محفوظ ہو گئے اس پر حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں ان لوگوں سے قتال کروں گا جو رسول اللہ ﷺ کی تیار کردہ جماعت میں تفرقہ ڈالیں فرمایا اس وجہ سے ارتداد نہیں تھا بلکہ رسول اللہ ﷺ کی تیار کردہ صحابہ کی جماعت میں تفرقہ ڈالنے کی کوشش تھی جس کی وجہ سے آپ نے ان سے لڑائی کی۔ بعد میں حضرت عمر نے بھی حضرت ابوبکر کی متابعت کی لیکن حضرت ابوبکرؓ نے کسی مشورے کی طرف توجہ نہ دی کیونکہ آپ کے پاس رسول اللہ ﷺ کا ان لوگوں کے بارے میں حکم موجود تھا جو نماز اور زکوة میں فرق کریں انہوں نے میرے دین کے احکام کو تبدیل کر دیا۔ فرمایا اس زمانے میں خلافت اور حکومت

باہم دیگر ایک ہو چکے تھے اور زکوة حکومت کا ٹیکس تھا پس جن لوگوں نے ٹیکس دینے سے انکار کیا ایسے لوگوں سے آج کل دنیا کی ہر حکومت جبری ٹیکس وصول کرتی ہے اور ان سے قتال کرتی ہے تو اس پر کسی قسم کے اعتراض کی گنجائش نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں افسوس لوگ پہلے مشورہ نہیں لیتے مشورہ ایک بڑی بابرکت چیز ہے اس پر حضرت مولوی نور الدین صاحب نے فرمایا قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو حکم دیتا ہے کہ وہ مشورہ کیا کرے تو پھر دوسروں کیلئے یہ حکم کس قدر تاکیدی ہوسکتا ہے جو اللہ کا رسول نہیں ہے خود اور جسے اللہ براہ راست ہدایت نہیں دیتا ہے ایسا شخص کیسے مشورہ سے احتراز کر سکتا ہے آج کل لوگوں کا یہ حال ہے کہ یا تو مشورہ پوچھتے نہیں یا پوچھتے ہیں تو پھر مانتے نہیں۔فرمایا یہ میرے علم میں بھی بات آئی ہے اور نامناسب حرکت ہے یا تو مشورہ لیا ہی نہ کریں لیکن جب مشورہ لیا کریں تو اس کو قبول کرنا ضروری ہے آپ کے لئے حضور فرماتے ہیں حضرت صاحب نے فرمایا کہ پھر لوگ اس بات کی سزا بھی پاتے ہیں ایسے لوگوں کے حالات سے وہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو عبرت حاصل کریں۔

اس کے بعد حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے احباب سے مشورہ لینے کے بعض واقعات بیان فرمائے۔اور فرمایا کہ مجلس شوریٰ سال میں ایک مرتبہ منعقد ہوتی ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس وقت جو بھی امام ہو وہ ایک مرتبہ مشورہ کر کے کافی سمجھے اس بات کو جب بھی کسی اہم امور میں فیصلہ کرنا مقصود ہو تو فیصلہ سے پہلے چھوٹی مجلس عاملہ بھی بلائی جاسکتی ہے مشورہ کیلئے احباب جماعت میں سے جو اچھی رائے رکھنے والے صاحب الرائے کہلاتے ہیں ان کو بلایا جاسکتا ہے اور خاص طور پر بلانے والوں میں عبادت کرنے والے اور امین لوگوں کو بلانا مناسب ہے حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشوروں کا فیض ہے کہ آج یورپ اور امریکہ میں جماعت اللہ کے فضل سے بڑی ترقی کر رہی ہے۔اور فرمایا یہ تو مجالس شوری کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں جو آپ نے فیصلے منظور فرمائے ان کو میں نے کسی قدر اختصار کے ساتھ آپ کے سامنے پیش کیا ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ دنیا بھر میں ساری مجالس شوریٰ ان باتوں کی پابند رہیں گی۔

خطبہ کے آخر میں حضور انور نے مسجد انگلستان کے متعلق بعض تفاصیل اور وضاحتیں بیان فرمائیں۔ مسجد کے چندہ کی تحریک کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کیسی پیاری جماعت مسیح موعود کی قائم فرمائی ہے حیرت انگیز طور پر انہوں نے اس تحریک پر لبیک کہا ہے فرمایا پوری دنیا کی جماعتوں نے جو فوری ردعمل دکھایا ہے اور ابھی بہت سے وعدہ جات رستے میں ہیں اور پہنچے نہیں اور لگتا ہے کہ بہت سے وعدے آئیں گے اور اصل تحریک سے بہت زیادہ ہو جائیں گے فرمایا اس وقت تک 3.3 ملین پونڈ کے وعدے آچکے ہیں اور ان میں سے بہت سے کی ادائیگی بھی ہو چکی ہے۔حضور نے مختلف ممالک کی مالی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے مستورات کی شاندار قربانیوں کا بھی تذکرہ فرمایا۔ اور فرمایا چھوٹے چھوٹے بچے بھی حسب سابق غیر معمولی قربانیاں کر رہے ہیں اور جیب خرچ کی رقمیں بھجوائی ہیں۔اسی طرح حضور نے بعض افراد کی غیر معمولی قربانیوں کا بھی تذکرہ فرمایا۔

افتتاح اب چک کی مسجد کا کریں گے دوستو!

﴿غلام نبی ناظر کشمیر﴾

لے کے نام اللہ کا آگے بڑھیں گے دوستو — اور محمد مصطفیٰؐ کا دم بھریں گے دوستو
ہم دُعائیں مانگتے، مل کر چلیں گے دوستو — ہاں رضائے رب سبھی حاصل کریں گے دوستو
افتتاح اب چک کی مسجد کا کریں گے دوستو

آسرا ہے ہم کو ہر دم اپنے رب کے نام کا — شکر ہم کتنا کریں گے؟ اُس کے اِس انعام کا
چاہتے ہیں بول بالا ہو تو ہو اسلام کا — ہم نمازیں شوق سے قائم رکھیں گے دوستو
افتتاح اب چک کی مسجد کا کریں گے دوستو

کلمۂ توحید کی بُو باس پہنچے جابجا — پھیلے اور پھولے پھلے دین محمد مُصطفیٰؐ
اور پھریرا ہر جگہ اونچا رہے قُرآن کا — مخلصی پائیں گے سجدوں میں گریں گے دوستو
افتتاح اب چک کی مسجد کا کریں گے دوستو

احمدیت کی صداقت کے ہیں یہ روشن نشان — چاہتے ہیں ہر قدم ہر وقت ہو امن و امان
ہو بلند ہر لحہ وحدت کی محبت کی اذان — معرفت کی لے یہاں پیتے رہیں گے دوستو
افتتاح اب چک کی مسجد کا کریں گے دوستو

ہے یہاں برپا فضائے اتفاق و اتحاد — شکر ہے آپسمیں قائم پھر ہوا ہے اعتماد
اور زبانوں سے بھی جاری ہے صدائے زندہ باد — پُھول احمدؑ کے چمن میں سب کھلیں گے دوستو
افتتاح اب چک کی مسجد کا کریں گے دوستو

جامع مسجد چک ایمرچھ انت ناگ (کشمیر) کا افتتاح

مورخہ ۲رفروری ۲۰۰۱ءکو چک ایمر چھ کی نئی مسجد احمدیہ کا افتتاح کیا گیا۔مہمان خصوصی محترم مولانا غلام نبی صاحب نیاز رئیس التبلیغ کشمیر نے پہلا خطبہ جمعہ پڑھا۔اس مسجد کا سنگ بنیاد مورخہ ۱۶راگست ۲۰۰۰ءکو محترم عبدالحمید صاحب ٹاک امیر صوبائی کشمیر نے رکھا تھا۔

نماز جمعہ کے بعد ایک پُروقار تقریب زیر صدارت محترم شیخ عبدالحمید صاحب صدر جماعت احمدیہ چک ڈیینڈ منعقد ہوئی۔تلاوت قرآن کریم مکرم مشتاق احمد صاحب اینانے کی۔عزیزم ہارون رشید صاحب نے نظم پڑھی۔پہلی تقریر خاکسار نے جماعت احمدیہ کی مالی قربانی میں شمولیت کے تعلق سے کی بعد میں مکرم غلام نبی صاحب ناظر آف یاری پورہ نے اپنا منظوم کلام پیش فرمایا۔جسکا عنوان تھا۔''افتتاح اب چک کی مسجد کا کریں گے دوستو''

اسکے بعد مکرم محمد مقبول صاحب حامد معلم سلسلہ چک ایمر چھ و چک ڈیینڈ نے سیدنا حضرت مصلح موعود کا فرمودہ اقتباس جسمیں اتفاق واتحاد کے تعلق سے ذکر تھا پڑھ کر سنایا۔انکے بعد محترم غلام نبی صاحب نیاز مہمان خصوصی نے مختصر تقریر کی جسمیں مساجد کو آباد رکھنے کے تعلق سے، جماعتی نظام کی اطاعت کے تعلق سے روشنی ڈالی۔

محترم امیر اللہ خان صاحب صدر جماعت احمدیہ چک ایمر چھ نے مسجد احمدیہ کی تعمیر کے سلسلہ میں تفصیلی خاکہ پیش فرمایا جسمیں مختلف احباب نے اس تعمیر کے سلسلہ میں مدد کی تھی کا شکریہ ادا کیا یہ پہلا موقعہ تھا جب تقریباً اڑھائی سال کے بعد دونوں جماعتوں نے جمعہ کی نماز اکٹھے ادا کی اور اللہ کے فضل سے آگے بھی نماز جمعہ وعیدین اسی بڑی مسجد میں ادا ہوا کریں گی۔اس تقریب میں نزدیک کی جماعتوں یاری پورہ، نونہ مئی، براز لو ناصر آباد کے افراد نے شرکت کی اور مختلف جماعتوں نے صدر صاحب چیک ایمر چھ کو نئی مسجد کے افتتاح کی خوشی میں مبارکبادیاں دیں۔

آخر پر صدر جلسہ نے تقریر کی مہمان خصوصی کی دُعا کے بعد مجلس اختتام کو پہنچی۔

دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو باعث برکت بنائے اور تبلیغ کا بہترین ذریعہ ثابت ہو۔اللہ تعالیٰ اسمیں شامل ہونے والے اُن احباب کو بھی جزائے خیر بخشے جنہوں نے مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں مدد کی۔

(فاروق احمد ناصر، سرکل انچارج ضلع اسلام آباد۔۔۔کشمیر حال یاری پورہ)